جناب گرونانک جیؒ
اور
اسلام

از

محمد فاروق غفرلہ

ناشر
مکتبہ محمودیہ
نزد جامعہ محمودیہ، علی پور، ہاپوڑ روڈ، میرٹھ یوپی (۲۴۵۲۰۶)

کسی بھی طرح کی چھپائی، ڈیزائننگ اور پرنٹنگ کے لئے رابطہ کریں
مجیب الرحمٰن قاسمی (مسکان پریس، سبھاش نگر، میرٹھ) 7895786325

not found.

فہرست مضامین

جناب گرونانک جیؒ اوراسلام

۱	عرض مرتب..	۷
۲	مراجع..	۱۱
۳	ولادت..	۱۲
۴	والدصاحب..	//
۵	والدہ صاحبہ..	//
۶	جائے ولادت..	//
۷	بشارت..	//
۸	خواب..	//
۹	دائی..	۱۳
۱۰	مسلمانوں سے محبت..	//
۱۱	مسلمان بچوں سے ملاقات..	//

نمبرشمار	مضامین	نمبرصفحہ
۱۲	تعلیم وتربیت........................	۱۳
۱۳	استاذ محترم........................	۱۴
۱۴	قرآن پاک سے عشق اور دیگر معمولات........................	//
۱۵	مذہب اسلام کی تعلیم........................	۱۵
۱۶	علمی اور شاعرانہ ذوق........................	//
۱۷	اشعار........................	۱۶
۱۸	دوسرا عربی کلام........................	۱۷
۱۹	تیسرا عربی کلام........................	۱۸
۲۰	گرونانک کا سفر........................	۱۹
۲۱	سفر میں اذان اور نماز کا اہتمام........................	//
۲۲	گرونانک جی کی امامت........................	۲۰
۲۳	اللہ تعالیٰ کی زیارت........................	۲۱
۲۴	بغداد کے ایک پیر سے مرید ہونا........................	۲۲
۲۵	ہندوستان واپسی........................	۲۲
۲۶	سفر حج........................	۱۳
۲۷	گرونانک جی کا چولہ........................	۲۵
۲۸	دعوت توحید........................	۲۶

نمبرشمار	مضامین	نمبرصفحہ
۲۹	عقیدۂ رسالت	۲۸
۳۰	نماز کی تعلیم	۳۱
۳۱	روزہ کی تعلیم وترغیب	۳۳
۳۲	زکوٰۃ کی تعلیم	۳۴
۳۳	کمالِ ایمان کے لئے چار شرطیں	۳۶
۳۴	پانچ نصیحت	۳۷
۳۵	گرونانک جی کی مجلس کے خاص لوگ	۳۸
۳۶	درود شریف کی کثرت	″
۳۷	کلمہ طیبہ اور گرونانک صاحب	۳۹
۳۹	بت او مورت کی بھگتی کی مذمت	۴۱
۴۰	شان عبدیت	۴۲
۴۱	رسولوں اور پیغمبروں کے بارے میں عقیدہ	۴۵
۴۲	آسمانی کتابوں کے بارے میں عقیدہ	۴۶
۴۳	قرآن کے بارے میں عقیدہ	۴۷
۴۴	فرشتوں کے بارے میں عقیدہ	۴۹
۴۵	عقیدۂ قیامت	۵۰
۴۶	حساب وکتاب کے بارے میں عقیدہ	۵۱

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
٤٧	پل صراط کا قائم ہونا............................	٥٣
٤٨	جنت اور دوزخ کا عقیدہ............................	؍؍
٥٠	صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں عقیدہ............	٥٦
٥١	لمحہ فکریہ............................	٥٨
٥٢	انتخاب فریدنامہ............................	٦٠
٥٣	شبد﴿١﴾............................	٧٥
٥٤	شبد﴿٢﴾............................	٧٦
٥٥	شبد﴿٣﴾............................	٧٨

تمت وبالفضل عمت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

عرض مرتب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

سکھ صاحبان میں بہت سی اسلام کی صفات پائی جاتی ہیں۔

مثلاً ﴿۱﴾ سکھ صاحبان توحید کے قائل ہیں کہ خالق و مالک صرف ایک ہے وہی عبادت کے لائق ہے۔موت وزندگی،عزت، ذلت، نفع نقصان سب اسی کے قبضہ میں ہے۔

﴿۲﴾ بتوں اور مورتیوں کے قائل نہیں۔

﴿۳﴾ رسولوں کے قائل ہیں کہ بندوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیاء اور پیغمبر بھیجے ہیں۔

﴿۴﴾ آسمانی کتابوں کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سی کتابیں نازل کی ہیں۔

﴿۵﴾ نشہ کو حرام سمجھتے ہیں۔

﴿۶﴾ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ نکالتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی لوگوں کو کھانا کھلانے پانی پلانے کا اہتمام کرتے ہیں اور اس کو کارخیر سمجھتے ہیں۔

﴿۷﴾ ان کا لباس بھی مسلمانوں کے لباس کے قریب ہے۔

﴿۸﴾ گردوارہ قبلہ رخ بناتے ہیں۔

﴿۹﴾ گردوارہ کی صفائی کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔

﴿۱۰﴾ محنت وجفاکشی کے ساتھ سب کام کرتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ان سب چیزوں کا سرچشمہ اسلام ہے اور یہ سب چیزیں اسلام ہی کی تعلیمات ہیں اس لئے دلی تقاضا ہوا کہ سکھ صاحبان کے مذہبی پیشوا جناب گرونانک صاحب کے حالات معلوم کئے جائیں اوران سے اندازہ لگایا جائے کہ ان کا صحیح مذہب کیا تھا چنانچہ گرونانک صاحب کے متعلق کتابوں کا مطالعہ کیا محترم مولانا حبیب اللہ صاحب زیدمجدہم نے بھی اس موضوع پر مفصل کتاب تصنیف فرمائی ہے اور سکھ صاحبان کی لکھی ہوئی کتابوں کے حوالجات پیش کئے ہیں اس کتابچہ کا زیادہ تر حصہ اسی سے ماخوذ ہے ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ گرونانک صاحب۔

﴿۱﴾ حافظ قرآن تھے اور روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔

﴿۲﴾ اذان دیتے تھے پنجگانہ نماز ادا کرتے تھے۔

﴿۳﴾ زکوۃ، روزے کی تاکید کرتے تھے۔

﴿۴﴾ حج بھی کیا تھا۔

﴿۵﴾ ایک سال مکہ مکرمہ میں امامت بھی کی تھی۔

﴿۶﴾ تمام اسلامی ممالک کا سفر بھی کیا تھا۔

﴿۷﴾ بغداد میں ایک عرصہ تک شاہ مراد کی خدمت میں رہے اور ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔

﴿۸﴾ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول مانتے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق رکھتے تھے کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے۔

﴿۹﴾ قرآن پاک کو آخری کتاب مانتے تھے اور بقیہ سب آسمانی کتابوں کو منسوخ مانتے تھے۔

﴿۱۰﴾ قیامت کے دن اور حساب کتاب کے قائل تھے۔

﴿۱۱﴾ جنت،جہنم کے قائل تھے۔

﴿۱۲﴾ فرشتوں کے قائل تھے۔

﴿۱۳﴾ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مانتے تھے اور ان سے انتہائی عقیدت رکھتے تھے۔

﴿۱۴﴾ ان کے عقائد مسلمانوں کے عقائد کے مطابق تھے۔

﴿۱۵﴾ ان کی عبادات مسلمانوں کی عبادات کے مطابق تھیں۔

﴿۱۶﴾ ان ہی چیزوں میں اخروی نجات کو منحصر مانتے تھے ان سب چیزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گرونانک صاحب نہ یہ کہ پکے مسلمان تھے بلکہ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا اور بزرگ تھے، بلکہ اسلام کے داعی اور مبلغ تھے۔

پیش نظر کتابچہ میں ان چیزوں کو قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور ہر چیز کا حوالہ بھی نقل کر دیا ہے تاکہ ہمارے سکھ بھائی صاحبان ان سب چیزوں کو غور سے پڑھیں اور اپنے بزرگوں کی لکھی ہوئی کتابوں سے ان کو ملا کر دیکھیں اور پھر اپنے بارے میں فیصلہ کریں کہ گرونانک صاحب کے جو عقائد اور جو اعمال تھے اور ان کا جو مذہب تھا اس کو اختیار کئے بغیر نہ ہم نجات پا سکتے ہیں اور نہ ان کے صحیح ماننے والے اور ان کا اتباع کرنے والے ہو سکتے ہیں اور نہ اس کے بغیر گرونانک جی کی روح خوش ہو سکتی ہے۔

پروردگار عالم حق تعالیٰ شانہ ہم سب کو اپنے پسندیدہ اور محبوب مذہب کو اختیار اور قبول کرنے کی توفیق دیکر آخرت کے دائمی عذاب جہنم سے بچائے اور جنت الفردوس نصیب فرمائے آمین۔

ان ارید الاالاصلاح مااستطعت

وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب.

صلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقه سیدنا

وحبیبنا محمد وآله وصحبه

وبارک وسلم.

آپ کا مخلص اور خیر اندیش

محمد فاروق غفرلہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ یوپی

نزیل مدرسہ تعلیم الدین اسپنگو بیچ جنوبی افریقہ

۱۶ جمادی الاولی ۱۴۳۱ھ بروز شنبہ

not found.

BMPS\ART2045.
not found.

BMPS\ART2046.
not found.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مراجع

اس موضوع پر مزید تفصیلی کتابیں

﴿۱﴾ دین اسلام گرونانک جی کی نظر میں۔
تالیف مولانا عباداللہ گیانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔
﴿۲﴾ گرونانک جی صاحب اور ان کی دعوت وتبلیغ۔
تالیف مولانا حبیب اللہ قاسمی صاحب زید مجدہم۔
﴿۳﴾ جنم ساکھی بھائی بالا صاحب۔
﴿۴﴾ گروتیرتھ سنگرہ۔
﴿۵﴾ گرودھام سنگرہ۔
﴿۶﴾ گرودھام دیدار۔
﴿۷﴾ تواریخ گروخالصہ۔
﴿۸﴾ پنتھ پرکاش نواس۔
﴿۹﴾ گورنمنٹ لکچر۔
﴿۱۰﴾ سکھا دے راج دی دیتیا۔
﴿۱۱﴾ گروگوبند سنگھ جی۔
﴿۱۲﴾ تواریخ سکھاں۔
﴿۱۳﴾ جیون چرتر سری چندر جی۔
﴿۱۴﴾ سدھانت بودھنی۔
﴿۱۵﴾ گرونانک جوت تے سروپ۔
﴿۱۶﴾ نانک پرکاش پتر کا۔
﴿۱۷﴾ گرونانک چمتکار۔
﴿۱۸﴾ گرونانک دیو جی۔
﴿۱۹﴾ گروگرنتھ صاحب رام کلی۔
﴿۲۰﴾ جیون کتھا گرونانک دیو جی۔
﴿۲۱﴾ گروگرنتھ صاحب۔
﴿۲۲﴾ دارسارنگ شلوک۔
﴿۲۳﴾ نانک پربھود۔

ولادت

آج سے پانچ سوسال پہلے یعنی ۱۴۶۹ء میں گرونانک جی ایک ہندوگھرانہ میں پیدا ہوئے۔

والدصاحب

آپ کے باپ کا نام باباکلیان چندسنگھ تھامگروہ کالوکےنام سےزیادہ مشہور تھے۔

والدہ صاحبہ

ان کی ماں کا نام ترتیپاجی تھابعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی ماں کا نام ماتابی بی تھا۔

جائے ولادت

گرونانک جی کس جگہ پیدا ہوئے بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ گرونانک جی رائے بھوئے کی تلونڈی میں پیدا ہوئے آج کل جس کوننکانہ صاحب کہا جاتا ہے۔بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ گرونانک جی اپنے ننہال میں پیدا ہوئے تھے۔اسی لئے ان کا نام نانک رکھا گیا تھا۔

بشارت

سکھ ودوانوں اور گیانی لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ گرونانک کے باپ کوایک مسلمان فقیر نے یہ خوشخبری سنائی تھی کہ تمہارے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ بڑانیک اورولی ہوگا۔

خواب

رسالہ سنت سپاہی امرتسر میں بھی یہی لکھا ہوا ہے کہ گرونانک کے پیدا ہونے سے

پہلے رائے بلار نے خواب میں دیکھا تھا کہ تلونڈی سے ایک نوری دریا جاری ہوگا جو لوگوں کے دلوں کی کھیتیوں کو سیراب کرے گا۔

دائی

سردار موہن سنگھ نے بیان فرمایا کہ گرو نانک جی کی پیدائش کے وقت سب سے پہلے جس نے ان کو اپنی گود میں اٹھایا وہ مسلمان دائی تھیں ان کا نام دولتا تھا انہوں نے گرو نانک جی کو نہلا کر کپڑا پہنایا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر گرو نانک جی کو شہد چٹایا تھا۔

مسلمانوں سے محبت

گرو رام داس جی کے بڑے پوتے اور گرو ارجن جی کے بھتیجے سوڈھی مہربان جی بیان کرتے ہیں کہ گرو نانک جی بچپن ہی سے مسلمانوں کو محبت کی نظروں سے دیکھتے تھے۔

مسلمان بچوں سے ملاقات

ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی کہتے ہیں کہ جب گرو نانک کسی مسلمان بچے سے ملتے تھے تو آپ اس سے **اللہ اکبر** کہتے۔

تعلیم و تربیت

گرو نانک جی کا زمانہ وہ زمانہ تھا کہ جب ہندوستان پر مسلمان بادشاہوں کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ حکومت کے لوگ زیادہ تر ایران وعراق وغیرہ کے علاقوں کے تھے۔ اس لئے ان کی مادری زبان فارسی تھی، سرکاری دفتروں کے کام یعنی لکھت پڑھت زیادہ تر فارسی زبان میں ہوتی تھی۔ اس لئے مسلمان بھی اور ہندو بھی اور سکھ بھی فارسی زبان پڑھتے تھے۔ جب ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت قائم ہوئی تو انگریز نے بھی فارسی زبان

کو باقی رکھا۔ البتہ فارسی زبان کے ساتھ اردو زبان کا بھی فروغ اور بڑھاوا ہونے لگا۔ فارسی زبان کا لگاؤ عربی زبان سے بہت زیادہ ہے۔ اس لئے فارسی پڑھنے والے کچھ عربی زبان بھی بول لیتے تھے اور پڑھتے بھی تھے۔ اس وقت ہندی زبان سیکھنے سکھانے کا رواج نہیں تھا۔ البتہ انگریزوں کے ذریعہ انگریزی زبان بھی ہندوستان میں پرورش پانے لگی۔

استاذ محترم

گرونانک جی کے باپ کلیان چند سنگھ جی کی دلی خواہش اور تمنا یہ تھی کہ میرے پیارے بچے نانک کی تعلیم وتربیت وہ شخص کرے جو نیک اور صالح ہو اور عربی فارسی اور پنجابی زبان سے خوب واقف کار ہوتا کہ میرے بچے نانک کے دل پر ان کے اچھے اعمال اور اخلاق کا اثر پڑے اور میرے بچے کے اخلاق بھی اچھے ہوں اور وہ اچھا عالم اور گیانی بھی بنے۔

صوفی سید حسن صاحب کلیان چند سنگھ کے پڑوس ہی میں رہتے تھے جہاں پر سید حسن صاحب ایک عالم دین تھے تو وہاں پر وہ ایک شیخ اور پیر بھی تھے۔ وہ بزرگ اور ولی بھی تھے صاحب کشف وکرامت میں سے تھے۔

قرآن پاک سے عشق اور دیگر معمولات

کلیان چند سنگھ نے اپنے ہونہار بچے نانک کو ان کے حوالے کردیا۔ گرونانک جی نے ان سے فارسی اور عربی اور پنجابی پڑھی۔ گرونانک جی جس طرح اپنی مادری زبان پنجابی میں گفتگو کرتے تھے اسی طرح فارسی اور عربی میں بھی بات کرتے تھے۔ ان کے استاذ نے ان کو قرآن شریف پڑھا کر قرآن مجید کا عاشق بھی بنادیا۔ گرونانک جی جہاں بھی جاتے تھے قرآن شریف اپنے پاس رکھتے تھے اور پابندی کے ساتھ بڑے ذوق وشوق سے

قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔ اور ہر روز پانچ وقت کی نماز پڑھتے تھے اور جب رمضان کا مہینہ آتا تو پورے مہینے کا روزہ رکھتے تھے اور اللہ کا ذکر کرتے تھے اور آخری نبی اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجتے تھے۔

مذہب اسلام کی تعلیم

گرونانک جی نے اپنی مادری زبان پنجابی بھی مولوی سید حسن صاحب سے پڑھی تھی اور اسلام کی سدھانتک بنیادی کتابوں کا علم بھی گرونانک جی نے انہیں سے سیکھا تھا۔ اسی طرح مذہب اسلام کے احکام اور مسائل بھی گرونانک جی نے اپنے استاذ محترم مولوی صوفی سید حسن صاحب سے سیکھا تھا۔

علمی اور شاعرانہ ذوق

گرونانک جی پنجابی زبان میں اعلیٰ قسم کے اشعار کہتے اور پڑھتے تھے اسی طرح فارسی اور عربی میں بھی اعلیٰ قسم کے اشعار کہنے کی مکمل صلاحیت رکھتے تھے جب انہوں نے فارس کا سفر کیا تو ان کے فارسی کلام کو سن کر اہل ادب نے بڑا اعزاز اور اکرام کیا اور ان کے علم کو دیکھ کر اہل علم نے احترام کیا اور جب عرب مما لک میں گئے تو وہاں کے علماء اور عوام نے ان کی عربی زبان اور ان کے عربی اشعار کو سن کر ان کو ایک بڑا ادیب اور عالم سمجھا۔ ڈاکٹر ترلوچن سنگھ نے اپنی کتاب ''جیون چرتر گرونانک دیو'' میں گرونانک جی کے عربی اشعار اور ان کے عربی کلام کو لکھا ہے۔ انہوں نے بغداد سے ان کے عربی اشعار کی فوٹو کاپی کرا کر منگایا ہے وہ اشعار اب بھی ان مسلم علاقوں کی لائبریریوں اور کتب خانوں میں موجود ہیں۔

اشعار

چند اشعار بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔

تَـوَدِّیْـتُ فِـیْ کُـلِّ الْبِلَادِ فَـقِیْـرًا　　وَسَـرَیْـتُ فِیْ اَقْصٰی الْبِلَادِ کَثِیْرًا

وَاَتَیْـتُ بُـغْدَادًا لشریفة کی اَرَیٰ　　بَهْـلُـوْلَ دَانَـا اِذْ اِلَیْــهِ اُشِیْـرًا

نَـانَکَ اَتَاکَ الْیَوْمَ فِیْکَ مُشَوَّ قٌ　　یَـرْجُوْا الْمَسَامِعَ مِنْکَ وَالتَقْصِیْرًا

تـرجمہ:۔ میں ایک درویش کے طور پر جہاں بھی گیا لوگوں نے مجھ سے محبت کی اور میں نے دور و دراز ممالک میں بہت سفر کئے میں بغداد شریف آیا تا کہ بہلول دانا کی زیارت کرسکوں۔ جب کہ ایک غیبی آواز نے مجھے اس کا اشارہ کیا کہ اے بہلول دانا۔ آج نانک تیری محبت میں مست ہو کر تیری خدمت میں حاضر ہوا ہے وہ تجھ سے اپنی کوتاہیوں کی معافی کا طلب گار ہے۔

ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی نے گرونانک جی کے ان اشعار کے ساتھ ان کا عربی میں ارشاد بھی نقل کیا ہے وہ یہ ہے۔ حِیْـنَـمَـا دَخَـلْـتُ مَـرْقَدَ الشَّیْخِ بَهْلولَ دَانَا عَلَیْهِ الـرَّحْـمَةُ الْـعَبَّـاسِیِّ وَاَقَمْتُ فِی التَّکِیَّةِ الْعَبَّاسِیَّةِ الْوَاقِعَةِ فِی مَحَلَّةِ الْخَیْزَرَانَ بَـعْـدَ اِیَـابِـیّ مِنْ مَکَّةِ الْمُکَرَّمَةِ وَذٰلِکَ فِی شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ ۹۱۷ ھ هِجْرِیَّةً وَاَقَـمْـتُ بِهَا اِلٰی رَجَبِ الْمُرَجَّبِ الْمُبَارَکِ ثُمَّ سَافَرْتُ مِنْهَا وَمَعِیَ الصِّدِّیْقُ الْحَمِیْمُ رُکْنُ دِیْنِ اِلٰی جِهَةِ هِنْدُوسْتَانَ.

ترجمہ:۔ یہ اشعار میں نے اس وقت کہے جب کہ میں شیخ بہلول علیہ الرحمہ عباسیہ کے مزار پر آیا اور تکیہ عباسیہ میں جو محلّہ خیزران میں واقع ہے وہاں پر میں نے مکہ مکرمہ سے واپسی پر قیام کیا اور میری یہ واپسی ربیع الاول ۹۱۷ھ میں ہوئی تھی اور وہاں پر رجب

المرجب تک مقیم رہا پھر میں نے اپنے جگری دوست اور ساتھی رکن الدین کے ساتھ ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔

دوسرا عربی کلام

دس سال تک عرب ممالک کا سفر کر کے اور مسلمان بزرگوں سے مل کر ان کے اخلاق سے متأثر ہو کر جب ہندوستان واپس آئے تو اس وقت ان پر ایک کیفیت طاری ہوئی اس وقت یہ اشعار کہے ہیں۔ ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی اپنی کتاب جیون تری گرونانک دیو جی کے صفحہ ۳۰۴ پر لکھا ہے۔

لِلّٰہِ قَوْمٌ فِی السِّیَاحَةِ فُتِنَّا كَالْوَرْدِ اِلَّا اَنَّهُ لَاتُجْتَنٰى
وَطغاةُ هِنْدُوسْتَانِ يَدْعُوْنِىْ لَهُمْ شُكْرًا اِلٰهَ الْعَرْشِ اِنِّى مُؤْمِنًا
وَمُكَوِّنُ الْاَكْوَانِ اَنْقَذَنَانَكَ مِنْ حِزْبِ الشَّيْطَانِ طَهَّرَ قَلْبَنَا
اِذْيَجْعَلُوْنَ مَعَ الْاِلٰهِ مُشَارِكًا حَاشَا شَرِيْكَ اَنْ يَّكُوْنَ لِرَبِّنَا

ترجمہ:۔ ﴿۱﴾ اس اللہ والی قوم کا کیا کہنا کہ جن کو سیر وسیاحت کی وجہ سے آزمائش میں ڈال دیا گیا ہے ان کی مثال گلاب کے پھولوں کی طرح ہے۔ لیکن وہ ایسے پھول ہیں کہ جن کو توڑا نہیں جاسکتا ہے۔

﴿۲﴾ ہندوستان کے سرکش لوگ مجھے بلا رہے ہیں۔ عرش والے خدا کا شکر ہے کہ میں مؤمن ہوں۔ اس لئے ان کی طرف مائل نہیں ہوں گا۔

﴿۳﴾ کائنات کا مالک وہ پروردگار ہے جس نے نانک کو شیطان کے گروہ سے نجات دی ہے اس نے ہمارے دل کو پاک وصاف کر دیا ہے۔

﴿۴﴾ وہ لوگ مشرک ہیں، بتوں کو خدا کا شریک بتلاتے ہیں مگر ایسا ہرگز نہیں

ہوسکتا کیونکہ ہمارے پروردگار کا کوئی شریک نہیں ہے یعنی وہ اکیلا ہے۔

تیسرا عربی کلام

جب گرونانک بغداد سے ہندوستان واپس آنے لگے تو بغداد کو دارالسلام کہتے ہوئے اس سے خطاب کیا اوراس کی جدائی پر افسوس ظاہر کیا۔اور بہلول دانا کے مزار کی جدائی پر بھی اپنے ملال وغم کو ظاہر فرمارہے ہیں۔

اَوّاہِ بَغْدَادُ یَادَارَ السَّلَامِ لِمَا اَبْعَدْتَّ عَنِّی کَمِرْاۃٍ عَلٰی نَظَرِیْ

اِذْ ذَکَرْتُکَ بَهْلُوْلَ هِیَ سَفَحَتْ لواحظی وَفُوَادِیْ صَارَ فِی خَطَرِیْ

لَوْکَانَ وَصْلُکَ بِهِنْدُ وسْتَانَ اَجْمَعُهَا هَانَتْ عَلَیَّ وَمَنْ لِلْعَمِیِّ کَالْبَصَرِیْ

دَعِ الرِّوَایَاتِ وَالْاَخْبَارَ قَاطِبَةً فَاِنَّ لَیْسَ عَیَانُ الشَّیْءِ کَالْخَبَرِیْ

ترجمہ: ﴿۱﴾ ہائے بغداد اے دارالسلام تو میرے لئے ایک آئینے کے مانند ہے تو مجھ سے کیوں دور ہوگیا۔

﴿۲﴾ اے میرے پیارے بہلول جب تو مجھے یاد آتا ہے تو میری آنکھیں آنسو بہانا شروع کردیتی ہیں اور میرا دل خطرے میں گھر جاتا ہے۔

﴿۳﴾ اے بہلول کاش کہ تمہاری ملاقات ہندوستان میں کسی جگہ ہوجاتی تو مجھ پر جدائی کی گھڑیاں آسان ہوجاتیں اور کون ہے جو آنکھوں سے بڑھ کر اندھے کے لئے مفید ہوسکتا ہے۔

﴿۴﴾ اے نانک ان تمام قصوں اور کہانیوں کو چھوڑ دے کیونکہ کوئی بھی سنی سنائی خبر کسی شخص کے لئے بھی آنکھوں دیکھی چیز کے برابر نہیں ہوسکتی۔

گرونانک کاسفر

گرونانک جی نے دس سال تک اسلامی ملکوں کا سفر کیا ہے جس میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ، ایران وعراق اور بغداد وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کے استاذ مولانا سید حسن رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو سفر کرنے کا مشورہ دیا تھا جس کی وجہ سے آپ نے خود ہی اپنے استاذ محترم سے اپنے سفر کا ارادہ ظاہر کیا تھا آپ کے استاذ نے ہی آپ کو مشورہ دیا تھا کہ بیٹے نانک اب تم پڑھ کر عالم ہو چکے ہو جس دھرم اور مذہب کی تم کو تعلیم دی گئی ہے اب اس دھرم کو ماننے والوں کے پاس جاؤ اور اس کا عملی نمونہ دیکھو ان جگہوں کی زیارت کرو اور وہاں کے بزرگوں سے ملاقاتیں کرو۔ گرونانک جی نے جب اسلامی ملکوں کا سفر شروع فرمایا تو انہوں نے مردانہ کو اپنے سفر کا ساتھی بنایا مگر گرونانک جی نے اپنے عربی اشعار میں اپنے سچے دوست اور ساتھی رکن الدین کے نام سے خطاب فرمایا ہے ممکن ہے کہ مردانہ کا اصل نام رکن الدین ہو اور مردانہ ان کا عرفی نام رہا ہو۔

سفر میں اذان اور نماز کا اہتمام

جب گرونانک جی نے سفر شروع فرمایا تو حاجی پیروں والے نیلے کپڑے پہنے اور ہاتھ میں ایک عصا لیا اور بغل میں قرآن شریف لیا اور ہر جگہ وضو اور نماز کا اہتمام فرماتے تھے۔ گرونانک جی اپنی اذان اور اس کے اثرات کو خود بتلا رہے ہیں۔

بابا پھیر مکے گیا نیل بستر ہائے بنواری
عصا ہتھ کتاب کوزہ بانک مصلّٰی دھاری

ترجمہ:۔ جب گرونانک جی نے مکہ شریف جانے کے لئے سفر شروع فرمایا تو نیلے رنگ کے کپڑے پہنے تھے اور آپ اپنے ہاتھ میں سونٹا اور بغل میں قرآن شریف اور نماز

پڑھنے کے لئے مصلٰی اور وضو کرنے کے لئے ایک لوٹا اپنے ساتھ لئے ہوئے تھے اور اذان کہتے ہوئے مکہ پہونچے تھے۔ ﴿حوالہ دارا بھائی گرداس دار یکم پوڑی صفحہ ۱۳۲﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں:۔

بابا گیا بغداد نوں باہر جانے کیا استھانا
اک بابا اکاں روپ دوسرا ربانی مروانہ
دتی بانگ نماز کر سن سمان بھیا جہانا

ترجمہ:۔ جب بابا نانک بغداد گیا تو اس کے ساتھ دوسرا ساتھی اور دوست مروانہ بھی تھا۔ بابا نے نماز کے لئے وضو کیا اور اذان دی۔ صبح ہی صبح میری اذان بغداد کی گلیوں سے ٹکرا گئی اور دور دور تک پھیل گئی۔ ﴿حوالہ دارا بھائی گرداس دار یکم پوڑی صفحہ ۲۵﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں:۔

کن انگلیاں پائے تب نانک دتی بانگ
جتنی امت جمع سی سن ہوئی سن کر چانک

ترجمہ:۔ نانک نے کانوں میں انگلیاں ڈال کر ایسے انداز سے اذان دی کہ جتنے لوگ وہاں پر موجود تھے یا جن لوگوں نے میری اذان سنی ان پر ایک قسم کی کیفیت طاری ہوگئی۔ ﴿حوالہ جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ ۲۰۳﴾

گرونانک جی کی امامت

جب گرونانک جی مکہ شریف پہونچے تو خدا کے گھر بیت اللہ شریف کی زیارت کر کے اس کے طواف کئے تجلیات ربانی کو دیکھ کر فریفتہ اور عاشق ہوگئے۔ مکہ شریف کے کچھ لوگ گرونانک کی محبت اور اطاعت کی کیفیت کو دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ کوئی ولی ہیں جو باہر

سے آئے ہوئے ہیں ان کو ہم اپنے محلے میں لے چلیں اوران کی خدمت کریں۔

گرونانک جی بہترین عربی زبان جانتے تھے اور بہترین قرآن شریف بھی پڑھتے تھے۔اس محلے کے لوگوں نے گرونانک کو اپنا امام بنالیا گرونانک امامت بھی کرتے تھے اور بیت اللہ شریف کی زیارت اوراس کا طواف بھی کرتے تھے اور کچھ اوقات مقرر کر کے مسجد حرام میں نماز بھی پڑھتے تھے اوراللہ تعالیٰ کا ذکر بھی کرتے تھے۔اس طرح سے ایک سال تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے اورامامت بھی کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت

سوڈھی مہربان جی جوگرورام داس جی کے بڑے پوتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ گرونانک جی کو مکہ معظّمہ کے قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی تھی گروگرنتھ صاحب میں گرونانک جی کا یہ ارشاد بھی درج ہے۔

سپنے آیا بھی گیا میں جل بھر یاروئے
آئے نہ سکاں تجھ کن پیارے بھیج نہ سکاں کوئے
آؤ سبھاگی نیند ڑیئے مت شہ دیکھاں سوئے

ترجمہ:۔ ﴿۱﴾ مجھے ایک مرتبہ خواب میں دیدارنصیب ہوا جب میں جاگا تو میری آنکھوں سے آنسورواں تھے۔

﴿۲﴾ میرا خدا ایسے مقام پر ہے کہ جہاں میں اس مادی جسم کے ساتھ نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی کسی قاصد کو بھجوا سکتا ہوں۔

﴿۳﴾ اے خوش قسمت نیند تو ہی آجا شاید تو ہی دیدارالٰہی کا ذریعہ بن جا۔

﴿حوالہ سوڈی مہربان صفحہ ۸۴۳ گروگرنتھ محلّہ صفحہ ۵۵۸﴾

بغداد کے ایک پیر سے مرید ہونا

جب گرونانک ساری کائنات کے مالک اللہ کے گھر بیت اللہ کی خوب زیارت کر چکے اور حضرت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت سے فارغ ہوگئے تو ایک پیر اور گرو کی تلاش میں بغداد کی طرف چلے۔ ان کے خادم اور مخلص دوست رکن الدین انکے ساتھ تھے گرونانک چاہتے تھے کہ اب مجھے کسی شیخ اور پیر سے مرید ہو کر ان کے پاس رہنا چاہیئے تا کہ میرے ظاہر اور باطن کی اصلاح ہو جائے شیخ مراد اس وقت بغداد کے بڑے پیر اور ولیوں میں گنے جاتے تھے گرونانک جی ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے مرید ہو گئے گرونانک کو شیخ مراد کے مل جانے سے، ان کی دلی تمنا اور مراد پوری ہوگئی۔

شیخ مراد رحمۃ اللہ علیہ نے گرونانک کی صلاحیت کو دیکھ کر اپنی نسبت اور روحانیت کے اثرات کو گرونانک جی کے قلب پر ڈال دیا، گرونانک ولی اور بزرگ بن گئے جب شیخ مراد کا انتقال ہو گیا تو گرونانک جی نے اپنے شیخ مراد کی یادگار میں ایک مسجد بنوائی اور ایک مدرسہ بنوایا، گرونانک جی کی بنوائی ہوئی مسجد اور مدرسہ عربی اب بھی بغداد میں موجود ہے۔

﴿حوالہ دین اسلام صفحہ ۳۹﴾

خوش قسمتی سے آج بھی بغداد میں وہ کتبہ موجود ہے جس سے آسانی سے گرونانک کے مرشد یعنی پیر کی نشاندہی ہوتی ہے مسٹر اندر بھوشن بنرجی نے اس کتبہ کا ترجمہ اس طرح کیا ہے، گرو مراد وفات پا گئے بابا نانک فقیر نے اس عمارت کی تعمیر میں ہاتھ بٹایا جو ایک نیک مرید کی طرف اظہار عقیدت کے طور پر تھا۔

ہندوستان واپسی

گرونانک جی بغداد کے اپنے دوستوں، درویشوں اور اپنے پیر مراد رحمۃ اللہ علیہ

کے مریدوں سے مل کر وہاں سے ہندوستان کے لئے چلے راستے میں جتنے علاقے سامنے آئے وہاں کے درویشوں اور اپنے دوستوں سے ملتے ہوئے ہندوستان میں تشریف لائے۔ ہندوستان آنے کے بعد آپ نے دریائے راوی کے کنارے ایک بستی کرتار پور کے نام سے بسائی اور کرتار پور میں اپنا مکان بھی بنایا۔ان کے پاس ہندو بھی آتے تھے اور مسلمان بھی آتے تھے ہندو کہتے تھے کہ نانک بابا بہت بڑے گرو ہیں اور مسلمان کہتے تھے کہ نانک صاحب ایک بہت بڑے ولی اور بزرگ ہیں کیونکہ یہ وہی کام کرتے ہیں۔ جو اولیاءاللہ کرتے ہیں وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں اور لوگوں کو کلمۂ اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور بت و مورت اور دیوی اور دیوتاؤں کی پوجا پاٹ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔

سفرِ حج

گرونانک جی نے بیت اللہ اور مکہ معظّمہ کے بارے میں یہ بھی فرمایا ہے۔

''ایہہ مکان وڈیاں بزرگاں داہے''

یعنی یہ مکان بزرگوں اور اللہ والوں کا ہے یہاں پر رہنے والے سارے انسان اللہ کے عاشق اور بزرگ ہیں۔

جنم ساکھی میں لکھا ہوا ہے کہ گرو جی نے خدا کے حکم کی تعمیل میں خود بھی حج کرنے کی غرض سے مکہ معظّمہ کا سفر اختیار کیا تھا اس سفرِ حج میں بھی مردانہ آپ کے ساتھ تھے جب اس سفر پر جانے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ مردانہ چل ایس بھی دیدارِ حج مکے کا کراں ہا۔

گرونانک جی نے مکہ معظّمہ کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ مکے کی حقیقت کو خدا

تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ یا کچھ چار کتابوں میں پائی جاتی ہے۔

بھائی گروداس نے لکھا ہے کہ گرونانک جی نے ایک مسلمان کے لباس میں مکہ معظّمہ کا حج کیا تھا بھائی منی سنگھ نے لکھا ہے کہ گرونانک نے اس سفر میں قرآن شریف کی آیات والا مقدس چوگا بھی پہنا تھا۔ جنم ساکھی بھائی بالا میں لکھا ہے کہ گرونانک جی نے مکہ مکرمہ کے قریب پہونچ کر احرام بھی باندھا تھا جسے جنم ساکھیوں میں حاجیوں والا نا بانا بیان کہا گیا ہے۔ ان میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ گرونانک جی نے مکہ کے نزدیک پہونچ کر حاجیوں کی صورت بنائی نیلے کپڑے پہنے ایک ہاتھ میں تسبیح لی اور سر پر مصلّی اٹھایا اور بغل میں قرآن شریف دبایا۔ گرونانک ایک فقیر حاجی کی صورت میں مسجد میں جا بیٹھے اور قرآن شریف کی سورتیں پڑھنے لگے اور حمد الٰہی گانے لگے۔ ﴿دین اسلام صفحہ ۱۱۶﴾

گرونانک جی نے بعض حاجیوں کو لغو باتوں میں یعنی ان کو ہنسی مذاق اور ٹھٹھے بازی کی حرکتوں میں مشغول دیکھ کر مردانہ سے فرمایا اے مردانہ حاجیوں کو جانے دو، اگر ہمارے نصیب میں حج ہے تو ہم بھی جا پہونچیں گے۔ اس راستے میں اگر مہر و محبت سے ہم لوگوں کی خدمت کرتے جائیں تو ہم بھی فیض پا سکتے ہیں۔ اور اگر ہنسی و مذاق اور رنج و غم پہنچانے والی باتیں کرتے جائیں تو حاجی نہیں بن سکتے ہیں۔

ایک سکھ وِدّوان سردار من جیت سنگھ جی، بی، اے، ایل، ایل، بی ایڈیٹر رسالہ سنت سپاہی امرتسر نے لکھا ہے کہ گرونانک جی نے پورے ادب و احترام کے ساتھ مکہ معظّمہ کا حج کیا ہے۔ حج کا سفر کرنے کے وقت آپ نے حاجیوں والا طریقہ اختیار کیا تھا۔ سکھ کتابوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گرونانک کو انکی زندگی میں حاجی نانک کہتے تھے اور جب انکا انتقال ہو گیا جب بھی انکو حاجی نانک کے نام سے یاد کرتے تھے۔ ﴿دین اسلام صفحہ ۷۸﴾

گرونانک جی کا چولہ

گرونانک جی کا قرآن شریف گروہرسہائے ضلع فیروزپور میں رکھا ہوا تھا۔ اسی طرح گرونانک جی کا چولہ جس پر قرآن مجید کی آیات لکھی ہوئی تھیں۔ آپ کے عاشق قرآن مجید ہونے کی زبردست دلیل ہے یہ چولہ آج کل بھی ڈیرہ بابانانک کی ضلع گورداس پور میں گرونانک کی اولاد بیدیوں کے پاس ہے اس چولہ کا خاکہ چودھری کرتار سنگھ ہیڈ ماسٹر نے ۱۹۳۵ء میں اپنی تصنیف جغرافیہ ضلع گرداس پور میں نقل کیا تھا اور پاکستان بننے سے پہلے اس جغرافیہ کو ضلع گرداس پور کے پرائمری اسکولوں میں ریڈر کے طور پر پڑھایا جاتا تھا۔ اس کی اشاعت لالہ ملکھ راج وگل کتب فروش بٹالہ نے گورنمنٹ انڈیا سے رجسٹری کرواکر کی تھی۔

یہی وہ گرنانک جی کا چولہ ہے کہ جب اس کو وہ پہنتے تھے تو ان پر وجدانی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ خدا کا عاشق اور حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا شیدائی وجد میں مست ہو کر جھوم جایا کرتا تھا کی اشاعت لالہ ملکھ راج وگل کتب فروش بٹالہ نے گورنمنٹ انڈیا سے رجسٹری کرواکر کی تھی۔ اس میں اس کا خاکہ یوں درج ہے۔

بعض سکھ اخبارداں نے گوروجی کی ایسی تصاویر بھی شائع کی ہیں جن میں گروجی کو یہ چولہ پہنے دکھایا گیا ہے[۱] اور یہ نوٹ بھی دیا گیا ہے۔

''قرآن دیاں آئیتاں انکت چولہ پاٹی''۔[۲]

۱؎ سچا ڈھنڈورہ امرتسر نانک نمبر ۱۹۲۶ء اجیت جالندھر گرونانک نمبر ۱۹۶۹ء۔ ۲؎ اجیت جالندھر گرونانک نمبر ۱۹۶۹ء۔

دعوت توحید

توحید کے بارے میں گرونانک جی نے تفصیلی گفتگو کی ہے ہم گرو جی کے کلام سے چند مثالیں ذکر کئے دیتے ہیں۔ گرو جی نے اپنے کلام میں خدا تعالیٰ کا اسم ذات بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں ناؤں خدائی اللہ بھیا آ ؤپور کھ کو اللہ کہئے شیخا آئی واری۔

ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ کا اسم ذات اللہ مشہور ہے۔ اب مسلمانوں کا زمانہ شروع ہو گیا ہے۔ اب خدا کو اللہ کہا جاتا ہے حوالہ گرونتھی صاحب دارا آسامی محلّہ سوم صفحہ/۴۷۰، گرو گرنتھ صاحب سری بسنت محلّہ صفحہ/۱۴۱، گرونانک جی فرمارہے ہیں نانک ناؤں بھیا رحمٰن۔ حوالہ گروگرنتھ صاحب رام کلی محلّہ صفحہ/۹۰۰، سب ونی آونی مقام ایک رحیم، حوالہ گروگرنتھ صاحب سری راگ محلّہ صفحہ/۶۴، گرونانک جی فرمارہے ہیں کہ وہ اللہ جو اکیلا ہے وہ رحمٰن بھی ہے اور رحیم بھی ہے اپنے گنہگار بندوں پر رحم وکرم کرتا ہے۔

گرونانک جی فرمارہے ہیں صاحب میرا ایکو ہے ایکو ہے بھائی ایکو ہے۔ میرا خدا واحد ہے۔ اے بھائی وہ ایک ہی ہے۔ ﴿حوالہ سری گروگرنتھ صاحب محلّہ صفحہ/۳۵۰﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں بے محتاج بے انت اپارا، وہ بے محتاج اور بے انت ہے کوئی شخص اس کی انتہاء کو نہیں پاسکتا۔ ﴿حوالہ سری گروگرنتھ صاحب محلّہ صفحہ/۱۱۹۰﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں نہ تش مات پتا ست بندھپ نہ تش کام نہ ناری۔ یعنی اس کی نہ تو کوئی ماں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی باپ ہے اور نہ ہی اس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اور نہ ہی اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی اس کا کوئی رشتہ دار۔

﴿حوالہ گروگرنتھ صاحب سوڑہ آسا محلّہ صفحہ/۵۹۷﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں تم سم سراور کو نا ہیں یعنی اس کے ہم پلہ اور کوئی نہیں

ہے۔حوالہ گروگرنتھ صاحب آسامحلّہ صفحہ/۴۱۶، گرونانک جی فرمارہے ہیں خالق کواویس ڈھاڈی گاونامیں تواپنے خالق کی حمد کے ہی گیت گاتاہوں خالق کے معنیٰ پیداکرنے والے کے ہوتے ہیں۔

گرونانک جی کہتے ہیں کہ میں تواپنے پیداکرنے والے ہی کاگیت گاتاہوں۔

﴿حوالہ گروگرنتھ دارماجھ شلوک محلّہ صفحہ/۱۴۸﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔جی اپائے رزق دے آپے یعنی وہی پیدابھی کرتاہےاوروہی روزی بھی دیتاہے۔﴿گروگرنتھ صاحب مارومحلّہ صفحہ/۱۰۴۲﴾

گرونانک جی فرماتے ہیں رب کی رضامنیّ سراوپرکرتامنیّ آپ گوادے۔

ترجمہ:۔رب کی رضااورخوشنودی کے سامنے سرکوجھکادواوراس کواپنارب یقین کرکے اپنی خودی اورخودپسندی خودروی کومٹادو۔رب کے معنیٰ پالنے والے کے ہوتے ہیں۔گرونانک جی فرمارہے ہیں کہ اپنے پالنےاورپیداکرنے والے کے سامنے اپنے سرکوجھکاکراپنے آپ کومٹادو۔ ﴿گروگرنتھ صاحب ارماجھ شلوک محلّہ صفحہ/۱۴۱﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں ان کوحکم ورتے سب لوئی۔

ترجمہ:۔ہرجگہ خدائے واحدکاحکم ہی چل رہاہے۔

﴿حوالہ گروگرنتھ صاحب گوڑی محلّہ صفحہ/۲۳۳﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں حکم نہ جائی میٹیا۔

ترجمہ:۔اس کاحکم کسی سے مٹایانہیں جاسکتاہے۔گرونانک جی فرمارہے ہیں کہ پورے عالم میں خداہی کاحکم چلتاہے وہ جوفیصلہ اورحکم کردیتے ہیں اس کوکوئی نہ ہٹاسکتاہے اورنہ مٹاہی سکتاہے۔

گرونانک جی فرمارہے ہیں گاون تدھنوں کھنڈمنڈل کرکرر کھےتھارے۔

ترجمہ:۔اے خدا تیری بنائی ہوئی ساری کائنات تیرے نام کی تسبیح پڑھ رہی ہے۔
﴿گروگرنتھ صاحب آسا محلّہ صفحہ/۳۴۷﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

نانک کاغذ لکھ مناں پڑھ پڑھ کیجئے بھاؤ
مسوتوٹ نہ آوی لیکھن پون چلاؤ
بھی تیری قیمت نہ پوے ہوں کیوں ڈاکھاں ناؤں

ترجمہ:۔اے نانک لاکھوں من کاغذ ہوں اور میں پڑھ پڑھ کر انکے خلاصہ کو نکالوں اور بے شمار سیاہی اور قلم بھی ہوں اور وہ ہوا کے مانند چل رہے ہوں۔مگر میں پھر بھی تیرا حسن بیان کرنے سے قاصر رہوں گا یہ بیشمار کاغذ اور سیاہی ختم ہو جائیں گے مگر تیرا حسن ختم نہیں ہوگا۔ ﴿گروگرنتھ صاحب سری راگ محلّہ صفحہ/۱۵﴾

عقیدۂ رسالت

گرونانک جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جس طرح توحید کے قائل تھے اسی طرح رسالت کے بھی قائل تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور تمام رسولوں کا سردار مانتے تھے۔

﴿۱﴾ گروجی نانک صاحبؒ کے بعض ارشادات نقل کئے جاتے ہیں۔

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

صلاحت محمدی مکھ ہی آکھونت
خاصہ بندا سجیا سرمتراہوں مت

ترجمہ:۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ تعریف کرتے رہو آپ صلی

اللہ علیہ وسلم خدا کے خاص بندے اور سارے نبیوں کے سردار ہیں۔

﴿جنم ساکھی ولایت والی صفحہ ۲۴۶﴾

﴿۲﴾ اس کے بعد گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

سبیئ چھوٹے نانکا حضرت جہاں پناہ۔

ترجمہ:۔ نجات ان لوگوں کیلئے ہے جو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں آئیں گے۔ اور انکی غلامی میں زندگی گذاریں گے۔ ﴿جنم ساکھی ودلایت والی صفحہ ۲۵۰﴾

اٹھے پہر پھوندا پھرے کھاون سندے رسول

دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول

ترجمہ:۔ جن لوگوں کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت اور محبت نہ ہوگی وہ بھٹکتے پھریں گے اور دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

﴿گروگرنتھ صاحب صفحہ ۴۲۰﴾

محمد من توں من کتاباں چار

من خدائے رسول توں سچا اے دربار

ترجمہ:۔ اے لوگوں! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور آسمانی چار کتابوں کو مانو۔

﴿ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ ۱۴۱﴾

لے پیغمبری آیا اس دنیا ماہے

ناؤں محمد مصطفیٰ ہو آبے پرواہے

ترجمہ:۔ جس کا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ اس دنیا میں پیغمبر بن کر آئے ہیں ان کو کسی باطل شیطانی طاقت کا خوف اور ڈر نہیں ہے وہ بالکل بے پرواہ ہیں۔

﴿جنم ساکھی ولایت والی صفحہ ۱۶۸﴾

اول ناؤں خدائے داور درواں رسول
شیخا تیت راس کرتاں درگاہ پویں قبول

ترجمہ:۔ اے لوگو! غور سے سن لو جس طرح بادشاہ سے ملنے کے لئے پہلے دربان سے ملنا پڑتا ہے اگر وہ اندر جانے سے روک دے تو کوئی جا نہیں سکتا اسی طرح اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تک پہونچنے کے لئے مثل دربان کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بڑے دربا میں پہونچنے کے لئے آپ کی اجازت شرط ہے۔

﴿۷﴾ گرونانک جی فرما رہے ہیں۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔

﴿جنم ساکھی بھائی سنی سنگھ صفحہ ۳۶۰/ ۴۵۲﴾

اگر اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہ فرماتے تو زمین وآسمان کو پیدا نہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی وجود سے ساری کائنات کو خدائے تعالیٰ نے وجود بخشا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نور سے سارے عالم کو منور فرمایا ہے۔

حق پرایا نانکا اس سوراس گائے
محمد جاساں تاں بھرے جاں مردار نہ کھائے

ترجمہ:۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی شفاعت کریں گے جو دوسروں کا حق مارنے اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرے گا۔ کیوں کہ دوسرے کا حق مارنا مسلمانوں کے لئے خنزیر اور ہندوؤں کے لئے گائے کے برابر ہے۔

﴿۸﴾ حجت راہ شیطان واکیتا جہاں قبول
سو درگاہ ڈہوئی نہ لہن بھرے نہ شفاعت قبول

ترجمہ:۔ جو لوگ شیطان کا راستہ اختیار کرینگے اور سچے دھرم اسلام کے بارے میں حجت بازی کرینگے۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے سچے دربار میں نہیں جا سکتے اور نہ ہی ایسے

لوگوں کیلئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول ہوگی۔

﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ ۱۹۵﴾

نماز کی تعلیم

گرونانک جی توحید ورسالت کے بعد اب نماز کی تعلیم وترغیب فرمارہے ہیں اور لوگوں کو جہنم کے عذاب سے بچارہے ہیں اور فرمارہے ہیں۔

﴿۹﴾ جماعت جمع کر پنج نماز گذار
باجھوں یاد خدائیدے ہوسیں بہت خوار

ترجمہ:۔اے لوگوں پانچوں نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کیا کرواور اس بات کو ہمیشہ یادرکھو کہ انسان خدا کی عبادت کے بغیر بہت ہی ذلیل وخوار ہوگا۔

﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ ۲۴﴾

آکھن سنناپون کی بانی ایہہ من رتامایا
خصم کی ندردلہے پسندے جنی ایک دھیایا
تیہ کرر کھے پنج ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی

وہی لوگ سچے صاحب یعنی خدا کی نگاہوں میں منظور اور مقبول ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور تیس روزے رکھتے ہیں اور ہرروز پانچ وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ شیطان مردود کے وسوسوں سے اور اسکے مکروفریب سے محفوظ رکھے گا۔

﴿جنم ساکھی بھائی منی سنگھ جی صفحہ ۹۷﴾

لعنت برسے تنہاں جو ترک نماز کریں
کچھ تھوڑا بہتا کھٹیا اپنا آپ ونجیں

ترجمہ :۔ ایسے لوگوں پر خدا کی لعنت برستی ہے جولوگ نماز کونہیں پڑھتے۔ایسے

لوگ اپنی تھوڑی بہت کمائی ہوئی نیکیاں بھی ضائع کر دیتے ہیں۔

﴿جنم ساکھی ولایت والی بھائی بالا صاحب صفحہ ۲۴﴾

حضرت جو فرمایا فتویٰ منجھ کتاب
بے نمازاں تے سگ بھلے جو راتیں رہن سجاگ
دتی بانگ نہ جاگنی ستے رہن سبھاگ
ہڈ پلیتی تنہاں کے مورکھ نال جہاں بھاگ
سنت فرض نہ منی نہ منی امر کتاب
دوزخ اندر ساڑئیں سیخیں چاڑھ کباب

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فتویٰ اسلامی کتابوں میں موجود ہے کہ بے نمازیوں سے وہ کتے اچھے ہیں جو رات بھر جاگتے ہیں۔ مگر بے نمازی اذان سن کر بھی نہیں جاگتے۔ وہ لوگ نہ تو سنت پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی فرض پر عمل کرتے ہیں۔ وہ لوگ ایسے ہیں کہ ہمیشہ باقی رہنے والی کتاب قرآن کو بھی نہیں مانتے۔ ایسے لوگ دوزخ کے ایندھن بنادئے جائیں گے۔ یعنی ان لوگوں کو دوزخ میں ڈال کر آگ میں جلایا جائے گا اور ان کو کبابوں کی طرح سیخوں پر چڑھا کر بھونا جائے گا۔

﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ ۳۲۷، دین اسلام گرونانک کی نظر میں صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۵﴾

سکھ کتابوں سے واضح طور پر شہادت ملتی ہے کہ گرونانک جی پابندی کے ساتھ پانچوں وقت کی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اپنے مکان کے ساتھ ہی انہوں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ اور اس میں ایک امام رکھتے تھے۔ وہ امام جماعت کے ساتھ نماز پڑھاتا تھا اور کبھی کبھی گرونانک جی امام بن جاتے تھے اور اپنی مسجد میں نماز پڑھنے والوں کی امامت کرتے تھے۔

روزہ کی تعلیم وترغیب

گرونانک جی جس طرح پابندی کے ساتھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اسی طرح پابندی کے ساتھ ہر سال رمضان المبارک میں ایک مہینہ کا روزہ رکھتے تھے اور دوسروں کو روزہ رکھنے کی ترغیب دیتے تھے، گرونانک جی روزہ کے بارے میں فرمارہے ہیں۔

دس دوارے مردا ہوئے رہو رنجوں
مارمنو آدر شٹ بادھو دوڑ طلب دلیل
تیس دن سیون رنگ راکھو پاک مردا صیل
سیرت کا توں راکھ روزہ نرت تجھے چاؤ
آتمے کو نگاہ راکھیو سنی تو علماؤ
تج سواد سہج بے کار اندیش من دلگیر
مہرلے من ماہیں راکھیو کفر تج تکبیر
نام لہر بوجھائے من تے ہوئے رہو ٹھرور
کہئے نانک راکھ روزہ صدق رہی معمور

ترجمہ:۔روزہ اور بندگی اسی صورت میں قبول ہوگی کہ انسان اپنے منہ اور کان اور آنکھ اور جسم کے ہر ہر حصوں کو دھیان رکھ کر ہر وقت فکر مند رہے کہ ان سے کوئی برا کام نہ ہو اپنے نفس کو مار کر اپنی آنکھوں کو قابو میں رکھو۔اور مرشد کامل کی تلاش میں دوڑ بھاگ کرو، اور تیس دن کے خوشی سے روزے رکھو اور کوئی تنگی محسوس مت کرو ایسا مرد پاک اور اصیل کہلانے کا حقدار ہے اور وہ اپنے پانچوں حصوں یعنی ناک، کان، منہ، آنکھ اور زبان کا بھی روزہ رکھتا ہے۔اور اسی میں مست رہتا ہے۔گویا کہ وہ اپنے دل کی نگرانی کرتا ہے تاکہ وسوسے پیدا نہ ہوں۔اے عالم میری بات غور سے سن اپنی زبان کے سارے چسکے چھوڑ

دے اس طرح سے تیرے دل کے تمام اندیشے اوروسوسے دورہو جائیں گے۔

﴿حوالہ مہمان کوش صفحہ/۲۳۶، گروگرنتھ کوش صفحہ/۵۶۸، شبدارتھ گروگرنتھ صفحہ/۲۴، گروگرنتھ صاحب مترجم گرونانک درشن صفحہ/۳۴، سری راگ مترجم پنڈت تاراسنگھ نروتم والی صفحہ/۴۴، بانی پرکاش صفحہ/۲۵،﴾

اے نانک اس طرح روزے رکھنے سے انسان کا دل سچائی سے بھر جاتا ہے۔

اور گرونانک جی نے اپنے خاص شاگرد سودھی جی کو نصیحت فرمائی کہ تم پانچ وقت کی نماز وقت پر ادا کرتے رہنا سواس کے یہ گواہ ہیں کہ انسان جنت والا ہے اور تیس دن کے روزے روزہ رکھنے والے کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر انسان پانچ وقت کی نماز پڑھتا رہے اور ایک ماہ کا روزہ رکھتا رہے تو اس کا قدم حق راستے پر ثابت رہے گا۔ اور اس کی جڑ شیطان کاٹ نہ سکے گا۔

زکوٰۃ کی تعلیم

گرونانک جی فرمارہے ہیں اور مالدار مسلمانوں کو سمجھا رہے ہیں۔

گھال کھائے کچھ ہتھودے

نانک راہ پچھانے سے

ترجمہ :۔ وہی لوگ خدا کے راستے کو پہچان سکتے ہیں جو لوگ اپنی محنت کی کمائی سے غریبوں کا حصہ نکالتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں۔ سب کچھ خود ہی ہضم نہیں کرجاتے۔

﴿حوالہ گروگرنتھ صاحب محلّہ سارنگ محلّہ صفحہ/۱۲۲۹﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

دیوے دلادے رضائے خدائے
ہوتا نہ راکھے اکیلا نہ کھائے
تحقیق دل دانی وہی بہشت جائے

ترجمہ:۔ جولوگ اپنی کمائی میں خدا کو راضی اور خوش کرنے کے لئے غریبوں کا حصہ ادا کرتے رہتے ہیں اور خود اکیلے نہیں کھاجاتے وہی لوگ بہشت کے وارث ہوں گے۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۱۸۵،جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ/۳۲۴،﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

پئے قبول زکوٰۃ سودیوے آپ کمائی

ترجمہ:۔ وہی زکوٰۃ قبول ہوتی ہے جوانسان اس کے فریضہ کوسمجھ کوخود بخو دادا کرے۔ ﴿تواریخ گروخالصہ﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

لعنت برسے تنہاں جو زکوٰۃ نہ کڈھدے مال
دھکا پوندا غیب داہوندا سب زوال

ترجمہ:۔ ان پرخدا کی لعنت ہو جولوگ اپنے مال سے زکوٰۃ ادانہیں کرتے، ان کا سارامال کسی نہ کسی آفت سے ضائع اور ہلاک ہوجاتا ہے۔

﴿جنم ساکھی بھائی بالاصفحہ/۲۵جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ/۹۹،﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

دے نہ مال زکوٰۃ جوتس داسنو بیان
اکے تاں لیون چورلٹ اکے آفت پوے اجان
نہ دتاراہ خدائیدے نہ دتا قرض جہان
وانگو صاحب ولے دے سب لٹ لٹی شیطان

ترجمہ :۔ جولوگ اپنے مال سے زکوٰۃ نہیں دیتے ہیں یا توان کا مال چور لوٹ کرلے جاتے ہیں یا کسی حادثہ کا شکار ہوجاتے ہیں اوران کو بعد میں افسوس ہوتا ہے کہ اس مال کو یوں ہی شیطان نے ضائع کردیا۔ اگر اس مال کو خدا کی راہ میں خرچ کردیا جاتا یا کسی ضرورت مند کو قرض دیدیا جاتا تو یہ مال محفوظ رہتا، ضائع اور ہلاک نہ ہوتا۔

﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ ۱۹۹﴾

کمال ایمان کے لئے چار شرطیں

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

بابو بالیاں ایمان دیاں چار شرطاں ہیں، اول، بزرگان دین صحبت دوم، مال دی زکوۃ، سوم، گناہ تھیں پاک، چہارم، خدا ے دی یاد ایہہ ایمان دیاں شرطاں ہیں۔

﴿جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۴۱۱﴾

گرونانک جی ایمان کو کامل بنانے اور عملی جامہ پہنانے کے لئے چار شرطیں بھی بیان کرتے ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد نماز روزہ اور زکوۃ کے فرائض کو ادا کرنے کے لئے کسی بزرگ کی صحبت میں جاکر پڑ جائے کیونکہ شریعت اسلامیہ کے ہر ہر اصول کے مطابق عمل کرنے والے بزرگان دین ہی ہوا کرتے ہیں۔ ان کی صحبت میں پڑ جانے سے شریعت اسلامیہ کے قانون عبادت کے مطابق عمل کرنے کے راستے کھلتے ہیں۔

دوسری شرط یہ بھی ہے کہ اپنے مال سے زکوۃ نکال کر غریبوں کی مدد کرتا رہے۔

تیسری شرط یہ بھی ہے کہ ہر قسم کے گناہ سے بچتا رہے بعض مرتبہ چھوٹے گناہ بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہونے کے ذریعہ بنتے ہیں سوڈھی مہربان جی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ گرونانک جی نے فرمایا کہ اے قاضی خدا اور رسول کا یہ فرمان ہے کہ مال سے پیار

نہیں کرنا جب انسان مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرتا رہتا ہے تو وہ خدا تک پہونچنے والا ہوجاتا ہےاور خدا کو دل سے یاد کرنے والا مانا جاتا ہے۔

پانچ نصیحت

گرونانک جی فرماتے ہیں۔

سنو قاضی رکن الدین پنج نصیحتاں ایہہ
اللہ دی کر بندگی سچ بولیں نس ڈیہہ
کھاؤ کھواؤ کھٹ کے کرو مشقت کار
مکھ سکھ پوے پینڈا ایہو کھانا سار
دسواں حصہ اوس تھیں راہ رب دے دیہہ
ان پچھے پاوے بہشت سوسچ حقیقت ایہہ

ترجمہ :۔ اے قاضی رکن الدین یہ پانچ نصیحتیں ہیں ان کو غور سے سن لو۔

﴿۱﴾ پہلی نصیحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت سے کبھی غافل مت ہونا۔

﴿۲﴾ دوسری نصیحت یہ ہے کہ دن ورات سچ بولتے رہنا۔

﴿۳﴾ تیسری نصیحت یہ ہے جھوٹ مت بولنا اور نہ ہی اس کے قریب جانا۔

﴿۴﴾ چوتھی نصیحت یہ ہے کہ اپنی محنت کی کمائی سے خود بھی کھانا اور دوسروں کو بھی کھلانا۔

﴿۵﴾ پانچویں نصیحت یہ ہے کہ جس روٹی کو حاصل کرنے کیلئے انسان کا سر سے پاؤں تک پسینہ بہنے لگے۔ وہی کھانا حلال اور بہتر ہے ایسی محنت کی کمائی سے دسواں حصہ

خدا کی راہ میں خرچ کرنے والا انسان بغیر کسی روک ٹوٹ کے جنت کا وارث ہوتا ہے۔

﴿تاریخ گرو خالصہ صفحہ/۴۱۰﴾

گرو نانک جی کی مجلس کے خاص لوگ

بزرگان دین اور اولیاء اللہ کے کچھ خاص لوگ ہوتے ہیں انہیں کو وہ حضرات اپنے سفر میں لے جاتے ہیں اور اپنی مجلس میں بعض مرتبہ انہیں کا نام لے کر کسی مسئلے کو سمجھاتے ہیں۔

گرو نانک جی کی عملی زندگی اور ان کی تعلیم و تبلیغ میں چار خاص خاص خادموں کا نام آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چار حضرات گرو نانک کے خاص اور سچے دوست اور ساتھی تھے جو گرو نانک جی کے ساتھ رہتے تھے۔ اور ہر مجلس میں شریک ہوتے تھے۔ ایک تو مروانہ صاحب، اور دوسرے قاضی رکن الدین صاحب، اور تیسرے سوڈھی مہربان جی، اور چوتھے سید کریم الدین۔

درود شریف کی کثرت

گرو نانک جی درود شریف کے بارے میں فرمارہے ہیں۔

پیر پیغمبر سالک صادق شہدے اور شہید
شیخ ومشائخ قاضی ملا در درویش رشید
برکت تن کر اگلی پڑھے دھن درود

سوڈھی مہربان جی فرماتے ہیں کہ گرو نانک جی نے خود ہی اس کا ترجمہ اس طرح سے کیا تھا۔

ترجمہ:۔ سنئے خاں صاحب جتنے پیر ہیں، جتنے اللہ کے نبی اور رسول ہیں، جتنے صالح اور صادق ہیں۔ جتنے شہید اور درویش ہیں اور جتنے ہدایت پانے والے نیک لوگ

ہیں۔ان سب نے خدا کا دیدار پایا ہے مگر اس کی انتہاء کو کوئی بھی نہیں پاسکا، جولوگ خدا کے سامنے درود شریف پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ جو آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔اس درود شریف کی برکت سے ان کی دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

کلمہ طیبہ اور گرونانک صاحب

گرونانک صاحب پہلے اسلام کے کلمہ طیبہ کو سمجھا کر پھر بت ومورت کی مذمت بیان فرمارہے ہیں۔

پاک پڑھیوں کلمہ بکس وا محمد نال ملائے
ہویا معشوق خدائے واہو یاتل الا ہے

ترجمہ:۔ کلمہ طیبہ میں خدائے واحد کا ذکر ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر ہے جو خدا کے محبوب ہیں۔

﴿اوساکھیا صفحہ/۱۱۷، مہمان کوس صفحہ/۲۳۲، گروگرنتھ کوس صفحہ/۳۴۷، جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۱۴۱﴾

گرونانک صاحب فرمارہے ہیں۔

پیغمبر کلمہ اکھیا اکواک خدائے
سبھناں اندر ایک ہے گھٹ ودھ کہی نہ جائے

ترجمہ:۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ طیبہ کے ذریعہ خدا کو ایک ماننے کی تلقین فرمائی ہے جو ہر ایک کے اندر سمایا ہوا ہے کسی میں کم اور کسی میں زیادہ۔

﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۱۹۷﴾

گرونانک صاحب فرمارہے ہیں۔

کلمہ یاد کر نفع اور کت بات
نفس ہوائی رکن دیں تسیں سیوں ہو نہ مات

ترجمہ:۔اے رکن الدین کلمہ طیبہ کا ہمیشہ ورد کرتے رہواس سے بڑھ کراور کوئی چیز نفع مند نہیں انسان حرص وخواہش کے پیچھے پڑکراپنی روحانی بازی ہارجاتا ہے۔

﴿جنم ساکھی ولایت والی صفحہ/۲۴۶،جنم ساکھی گرودیو.جی صفحہ،۶۲﴾

گرونانک.جی فرمارہے ہیں۔

مینہہ تے کلمہ اکھ کے دوئی دروغ کمائے
اگے محمد مصطفیٰ اس کے نہ تنہا چھڑائے

ترجمہ:۔ جولوگ منہ سے کلمہ پڑھنے کے بعد جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے جھوٹ بولتے رہتے ہیں وہ لوگ قیامت کے دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہیں گے۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۱۵۳﴾

گرونانک صاحب فرمارہے ہیں۔

کلمہ آکھیاں ایہہ گن ہوئے گناہوں پاک
اگے کرے گناہ پھر بہشتوں ملے طلاق

ترجمہ:۔کلمہ پڑھنے کی بہت بڑی برکت ہےاس طرح سے انسان گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہےالبتہ اس کے بعد بھی کلمہ پڑھنے والے گناہوں سے باز نہ آئیں تو ان کو بہشت میں جگہ نہیں ملے گی۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۱۷۳﴾

گرونانک صاحب فرمارہے ہیں۔

کرنی کلمہ اکھ کے تاں مسلمان سدائے

ترجمہ:۔ ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اعمال کو کلمہ طیبہ کے مطابق بنائے وہی حقیقی مسلمان کہلانے کا حقدار ہے۔ ﴿گروگرنتھ دار مابھ شلوک محلّہ صفحہ/۱۴۱﴾

گرونانک فرمارہے ہیں۔

سوئی کلمے پاک جوئیس رب کلام

ترجمہ:۔ کلمہ کے ذریعہ وہی شخص پاک وصاف ہوسکتا ہے جو اللہ کے کلام یعنی قرآن مجید پر ایمان لائے۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۱۸۳﴾

بت اور مورت کی بھگتی کی مذمت

گرونانک جی نے اجین کے راجہ کو ایک مرتبہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ سب داتوں کا پولک دینے والا اکالی پورکھ غیر فانی خدا ہی ہے اس لئے اسی سے مانگنا چاہیئے۔ ﴿اتہاس سکھ گروصاحبان صفحہ/۶۰﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

دیوی دیوا پوجئے بھائی کیا مانگو کیا دے
باہن نیر پکھپالئے بھائی جل میں بوڑے تیہ

ترجمہ:۔ جو لوگ دیوی اور دیوتاؤں کو پوجتے ہیں اور ان کے سامنے سر جھکا کر ناک رگڑتے ہیں اور ان کو ضرورت کو پوری کرنے والے سمجھتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں وہ غور سے سن لیں کہ یہ مورتیاں اور بت نہ تو کسی کو کچھ دے سکتی ہیں اور نہ ہی کچھ لے سکتی ہیں۔ ﴿گروگرنتھ صاحب وڈ ہنس محلّہ صفحہ/۶۳۷﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

خصم چھوڑدو جے لگے ڈوبے سے وتجاریا

ترجمہ:۔ جولوگ اپنے اصلی مالک خدا کو چھوڑ کر دوسروں سے مرادیں مانگتے ہیں وہ لوگ یاد کرلیں کہ ان کو اس طرح مورتیوں سے مانگنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا ایسے لوگ ناکامی اور نامرادی کی موت مرینگے۔ ﴿گروگرنتھ صاحب دارآ سا محلّہ صفحہ ۴۷۰﴾

شانِ عبدیت

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

نظر تدھ ارو اس میری جن آپ اپایا
تاں میں کہیا کہن جاں تجھے کہایا

ترجمہ:۔ اے اللہ آپ کا کام تو کرم کرنا ہے اور میرا کام دعا مانگنا ہے اے خدا تجھے کسی نے پیدا نہیں کیا ہے بلکہ تو خود بخود ہے میں تیرا ذکر بھی تیری دی ہوئی توفیق ہی سے کرسکتا ہوں۔ تیری توفیق کے بغیر میں کچھ بھی نہیں کرسکتا۔

﴿گروگرنتھ صاحب وڈ ہنس محلّہ صفحہ ۵۶۶﴾

وڈے میرے صاحب الکھ اپارا
کیونکر کروں بینتی ہوں آکھ نہ جانا

ترجمہ:۔ اے میرے خدا تو کتنا پرانا اور قدیم ہے اس کا اندازہ کوئی بھی لگا نہیں سکتا ہے میں حیران ہوں کہ تیری بندگی کا حق مجھ سے کس طرح ادا ہوسکے گا۔

﴿گروگرنتھ صاحب وڈ ہنس محلّہ صفحہ ۵۶۷﴾

اگم اگو چرتوں دھنی سچا الکھ اپار
تو داتا سب ملگتے اکوّ دیون ہار

ترجمہ:۔ اے میرے خدا تیرے انتہاء اور مقام کو کوئی پا نہیں سکتا ہے تو ہی ہر چیز کا مالک ہے اور تو ہی داتا ہے باقی سارا عالم تیرے دربار کے بھکاری اور منگتے ہیں۔

﴿گروگرنتھ صاحب ملار محلّہ صفحہ ۱۲۸۲﴾

مرنے کی چنتا نہیں جیون کی نہیں آس
توں سرب جیاں پرتپالدا لیکھے ساس گراس

ترجمہ:۔اے میرے خدا میرے دل میں نہ تو موت کا کوئی فکر ہے اور نہ ہی زندگی کا لالچ ہے۔اے خدا تو ہی تمام جانداروں کو پال رہا ہے۔تو ہی ہر شخص سے اس کی زندگی کے اعمال کا حساب لے گا۔ ﴿گروگرنتھ صاحب سری راگ محلّہ صفحہ/۲۰﴾

میرے صاحب کون جانے گن تیرے
کہے نہ جان اوگن میرے

ترجمہ:۔ اے خدا تیری خوبیاں اور اچھائیاں بے شمار ہیں جن کو کوئی شخص بھی مکمل طور پر سمجھ نہیں سکتا۔اور میرے گناہ اس قدر ہیں جو بیان ہی نہیں کئے جاسکتے ہیں۔
﴿گروگرنتھ صاحب گوڑی محلّہ صفحہ/۱۵۶﴾

جیتا سمندر ساگر نیر بھریا تیتے اوگن ہمارے
دیا کرو کچھ مہرا پاؤ ہوڈو بڈے پتھر تارے

ترجمہ:۔اے خدا جس طرح سمندر کے اندر بے تھاہ پانی ہے جس کا اندازہ کرنا مشکل اور محال ہے یہی حال ہمارے گناہوں کا ہے آپ اپنا فضل ومہربانی کر کے ہمارے گناہوں کو معاف فرمادیں۔آپ تو ڈوبنے والے پتھروں کو بھی ندی کے پار کردینے پر قادر ہیں۔ ﴿گروگرنتھ صاحب گوڑی محلّہ صفحہ/۱۵۶﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

بھوتیرا بھانگ کھلڑی میرا چیت
میں دیوانہ بھیا اتیت
کرقاصہ درشن کی بھوکھ

میں در مانگو نیتا نیت
تو درشن کی کروں سمائے
میں در مانگت بھیکیا پائے

ترجمہ:۔اے زمین وآسمان کو پیدا کرنے والے مالک میری بھنگ تو تیرا ڈر ہے اوراس بھنگ گھتی میرادل ہے۔تیرامتوالہ بن کر دنیا کا چکرلگار ہاہوں میرے ہاتھ میں میرا پیالہ ہے۔ ﴿گروگرنتھ تلنگ محلّہ صفحہ/۷۲۶﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

یک عرض گفتم پیش تو درگوش کن کرتار
حقا کبیر کریم توبے عیب پروردگار
دنیا مقام فانی تحقیق دل دانی
سم سرموئے عزرائیل گرفتہ دل ہیچ نہ دانی
زن پسر پدر برادراں کس نیست دستگیر
آخر بیفتم کس نہ دارد چوں شود کبیر

ترجمہ:۔اے اللہ میں آپ سے یہ التجااور دعا کرر ہاہوں کہ آپ میری دعا کوقبول فرمالیں۔آپ تو سچے ہیں اورسب سے بڑے کریم ہیں اور پورے عالم کو پالنے والے ہیں میں نے بڑی تحقیق کے بعد یہ بات سمجھ لی ہے کہ یہ دنیا فنا اورختم ہونے والی ہے اورموت کے فرشتے عزرائیل نے میری پیشانی کوپکڑلی ہے۔مگر میرادل اس سے بے پرواہ اورغافل ہے یعنی مجھےاس کی کوئی فکرنہیں ہے کہ ایک نہ ایک دن عزرائیل میراپران اور جان میرے بدن اورتن سے نکال لیں گے۔اور یہ بیوی بچے،ماں،باپ اور بھائی وغیرہ میراہاتھ پکڑنے

والے نہیں ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جب میں بیجان ہوجاؤں گا تو یہ لوگ میرے اوپر نماز جنازہ پڑھ کر مجھے دفن کردیں گے۔تو اس وقت تیرے علاوہ تیرے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔اے مالک تو ہی میرا سہارا بن جا بقیہ کسی کے سہارے کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ ﴿گروگرنتھ صاحب تلنگ محلّہ صفحہ/۷۲۶﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

تو پربھ داتا دان مت پورا ہم تھارے بھکاری جیوا
میں کیا مانگوں کچھ تھر نہ رہائی ہر دیجے نام پیاری جیوا

ترجمہ:۔ اے دونوں جہاں کے مالک حقیقی داتا تو ہی ہے ہم سب تیرے ہی در کے بھکاری ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ تجھ جیسے غیر فانی خدا سے کیا مانگوں۔ کیوں کہ دنیا کی ہر چیز فنا اور ختم ہوجانے والی ہے اس لئے دنیا اور دنیا کی چیزوں کو مانگنا ایسا ہی ہے کہ آپ سے فنا ہونے والی چیز کو مانگتا ہوں۔اس لئے اے مالک میں آپ سے دعا کررہا ہوں اور آپ کو ہی مانگ رہا ہوں آپ مجھے مل جائیں کیوں کہ آپ کی ذات فنا ہونے والی نہیں۔ اگر آپ مل جائیں تو ہم کو سب کچھ مل گیا اس لئے آپ کو ہی مانگ رہا ہوں۔

﴿گروگرنتھ صاحب سوڑھ محلّہ صفحہ/۵۹۷﴾

رسولوں اور پیغمبروں کے بارے میں عقیدہ

اب ان کے بارے میں گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

سوالاکھ پیغمبر تاں کے

ترجمہ:۔ خدا کی طرف سے اس دنیا میں سوالاکھ پیغمبر آئے ہیں۔

﴿گروگرنتھ صاحب بھیروں کبیر صفحہ/۱۱۶﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

سوالاکھ پیغمبر آئے دنیا ماہیں
آپو اپنی نوبتیں سجھو چلائے راہے

ترجمہ:۔ اس دنیامیں سوالاکھ پیغمبر بھیجے گئے ہیں،ان لوگوں نے اپنے اپنے وقت پرلوگوں کوصراط مستقیم یعنی سیدھے راستے کا پتہ دیاہےاورلوگوں کوخداتک پہونچایاہے۔
﴿جنم ساکھی بھائی بالاصاحب صفحہ/۱۴۳﴾

آسمانی کتابوں کے بارے میں عقیدہ

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

چار کتابیں اک ہے چاروں قول خدائے
چاروں قدم ثواب دے قاضی دل وچ لائے

ترجمہ:۔ چاروں کتابوں میں خداہی کاذکرہےاوران چاروں میں انہیں کی باتیں ہیں قاضی صاحب ثواب کے چاروں قدم اپنے دل میں بساؤ ثواب سچی عبادت اورذکرالٰہی ہے۔
﴿جنم ساکھی بھائی بالاصاحب صفحہ/۱۴۸﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

سنو سید کریم دین چاروں من کتاب
چاروں قول خدائے دے رویاں چڑھن حساب

ترجمہ:۔ اے سیدکریم الدین میری باتوں کوغورسےسنو، چاروں کتابوں پرایمان لاؤ،ان چاروں کےاندرخداکی باتیں ہیں ان کےانکارسےانسان خداکےعذاب کامستحق بن جاتاہے۔
﴿جنم ساکھی بھائی بالاصاحب صفحہ/۱۶۶﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

مرشد من تو من کتاباں چار
سن خدائے رسول نوں سچا اے دربار

ترجمہ:۔ پیرومرشد کو مانو اور چاروں کتابوں کو مانو، کیوں کہ ان کتابوں پر ایمان لانے اوران کو ماننے سے انسان کے دل میں خدااوراس کے رسول پر ایمان پیدا ہوتا ہے اور خدا کے دربار تک انسان پہونچ جاتا ہے۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۲۲۲﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

دیکھ توریت انجیل نوں زبورے فرقان
ایہو چار کتیب ہیں پڑھ کر دیکھ قرآن

ترجمہ:۔ چاروں کتابیں خدا کی طرف سے اتاری گئی ہیں،قرآن پڑھ کردیکھ لیجئے ان چاروں کتابوں کا تذکرہ اس میں موجود ہے۔

﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۱۷۶﴾

قرآن کے بارے میں عقیدہ

گرونانک جی قرآن کے بارے میں فرمارہے ہیں۔

کل پروان کتیب قرآن، پوتھی پنڈت رہے پوران
نانک ناؤں بھیا رحمٰن، کرکرتا تو ایکو جان

ترجمہ:۔ کل یگ زمانہ میں صرف قرآن خدا کی طرف سے منظورشدہ کتاب ہے،اس کے نازل ہونے کے بعد ساری دوسری پوتھیاں اور پوران وغیرہ ساری کتابیں منسوخ ہوچکی ہیں،اب خدا کی صفت رحمٰن ہی کا سکہ بازار میں چل رہا ہے۔

﴿گروگرنتھ رام کلی محلّہ صفحہ/۹۰۳﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

قرآن کتیب کمایئے، بھوئٹی ات تن لایئے
سچ بوجھن ان جلایئے، بن تیل دیوا ایوں بنے

گرونانک جی نے اپنے اس ارشاد کا مطلب اس طرح سے خود ہی بیان کیا ہے، اے شیخ جی قرآن جو کچھ کہتا ہے اس پر عمل کرو اور خدا سے ڈرتے ڈرتے صراط مستقیم یعنی سچے راستے پر چلتے رہو اور قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرو اور خوف وڈر کا اس میں بتی بناؤ، قرآن شریف پر جو عمل ہوگا وہ اس بتی کا کام دے گا گویا کہ یہ دیا اور بتی ہوگا اور خدا کا سچا نام بتی کے مانند ہوگا اور اس طرح جوت یعنی روشنی چمک اٹھے گی اور یہ نوری چراغ روشن ہوجائے گا۔ ﴿جنم ساکھی ولایت والی صفحہ/۲۶۵﴾

تریہے کونٹا بھالیاں تریہے سودے بھید
توریت انجیل زبور ترے بڑھ سن ڈٹھے وید
رہیا فرقان کتیبڑے کلجگ میں پروان

ترجمہ:۔ میں نے چاروں طرف تلاش کیا اور بہت سوچ اور بچار اور تحقیق سے کام لیا۔ میں نے توریت اور انجیل اور زبور کو بھی خوب پڑھا اور ان کی چھان بین کی، ان کے علاوہ میں نے ویدوں کو خوب غور سے پڑھنے اور سننے کی کوشش کی، میری چھان بین اور کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب ان ساری کتابوں کا زمانہ ختم ہوچکا ہے موجودہ زمانے کے لوگوں کے لئے منظور شدہ اور قابل عمل کتاب صرف قرآن شریف ہے۔
﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۲۷۴﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

تریہے حرف قرآن دے تریہے سپارے کین
تس وچ بہت نصیحتاں سن کر کرو یقین

یعنی قرآن شریف کے اندر لوگوں کی ہدایت کے لئے بہت سی نصیحتیں لکھی ہوئی ہیں ان کو غور سے سنو اور پڑھو اور ان پر عمل کرو۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ ۲۲۱﴾

گرو نانک جی فرمار ہے ہیں۔

کھاون قسم قرآن دی کارن ونی حرام
آتش اندر ساڑئین آکھے نبی کلام

ترجمہ:۔ دنیاوی اغراض اور ضروریات کی خاطر قرآن شریف کی قسم کھانا بہت بری بات ہے اور حرام ہے ایسے لوگ مرنے کے بعد دوزخ میں جلائے جائیں گے۔ یہ خدا کے سچے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ ۱۴۹﴾

فرشتوں کے بارے میں عقیدہ

صبر صبوری صادقاں توشہ ملائکاں

ترجمہ:۔ فرشتوں کا توشہ صبر ہے ان کو کھانے پینے کی ضرورت نہیں۔

﴿گرو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ صفحہ ۸۴﴾

گرو نانک جی فرمار ہے ہیں۔

سنو سید کریم دین جانو سچ ناہے
نوروں چار فرشتے چار کتیب گواہے

ترجمہ:۔ اے سید کریم الدین تم سچائی کو نہیں جانتے، غور سے سنو، خدا کی آسمانی چاروں کتابیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چار بڑے بڑے فرشتوں کو پیدا فرمایا ہے۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ ۱۶۹﴾

گرو نانک جی فرمار ہے ہیں۔

اسرافیل، جبرائیل، میکائیل پچھان
عزرائیل فریشتہ چار مو کل جان
چاروں وارث تخت دے حکمی بندے چار
سدا حضوری تس رہیں جو تھیوں سے اوتار

ترجمہ:۔اسرافیل، جبرائیل، میکائیل،عزرائیل یہی چارفرشتے ہیں جواللہ کے خاص موکل کہلائے جاتے ہیں، یہ چاروں اللہ کے تخت کے وارث ہیں اوراللہ کے ہرحکم کی اطاعت پوری طرح انجام دیتے ہیں،ان کے اندرحکم کے خلاف کوئی کام کرنے کا مادہ ہی نہیں ہےاوروہ اپنے وقت کے نبی اوررسول کے پاس آتے تھےاورخدا کا پیغام بھی ان کے پاس لاتے تھے۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ ۲۴۱﴾

عقیدۂ قیامت

گرونانک جی قیامت کے بارے میں فرمارہے ہیں۔

اللہ الکھ اگم قادر کرن ہار کریم
سب دنی آون جاونی مقام ایک رحیم
مقام تس نوں آکھئے جس سس ہوئے دیکھ
آسماں دھرتی جلسی مقام اوہی ایک
ون رد چلے نس سس چلے تار کا لکھ پلوئے
مقام اوہی ایک ہے تانکا سچ بگوئے

﴿گروگرنتھ صاحب سری راگ محلّہ صفحہ ۶۴﴾

نہ سس سورمنڈلو، بہت دیپ نہ جلو
آن پون تھر نہ کوئی، ایک تو ہی ایک توہی

ترجمہ:۔ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ یہ ساتوں آسمان اور چاندوسورج ٹوٹ

پھوٹ جائیں گے اور زمین کے اندر کی ساری چیزیں بھی ختم ہو جائیں گی اس وقت صرف ایک ہی خدا کی ذات باقی رہے گی۔ ﴿شبدارتھ گروگرنتھ صاحب صفحہ۶۴﴾

حساب وکتاب کے بارے میں عقیدہ

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

نانک آکھے رے منانی سنئے سکھ سہی
لیکھا رب منگییاں بیٹھا گڈھ وہی
طلباں پوسن عاقیاں باقی جہاں رہی
عزرائیل فرشتہ ہوسی آتے تہی
آون نہ جان سوجھئی بھیڑی گلی پھہی
کوڑ لکھوٹے نانکا اوڑک سچ رہی

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص سے اس کے اعمال کا حساب لے گا اور اسی کے مطابق ہر شخص کو سزا اور جزا دے گا جن کے اعمال اچھے ہوں گے ان سے اچھا سلوک کیا جائے گا، اور جن لوگوں کے اعمال برے ہوں گے ان کو سزا دی جائے گی اور ان کے گلے میں طوق ڈالے جائیں گے، آخر جیت حق اور سچائی کی ہوگی غلط اور باطل ہار جائے گا۔
﴿گروگرنتھ صاحب دار رام کلی شلوک صفحہ۹۵۲﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

باقی والا طلبیئے سر مارے جندار جییو
لیکھا منگے دیونا کرو بچار جییو
سچے کی نوابرے بخئے بخشہنار جییو

ترجمہ:۔ جن لوگوں کے اعمال برے ہوں گے ان کو خدا کے سامنے بلایا جائے

گا اوران کو وحشی اور جنگلی جانوروں کی طرح سزادی جائے گی ان سے ان کے اعمال کے مطابق سلوک کیا جائے گا، اور سچے لوگوں کو معاف کرنے والا خدا معاف کردے گا۔

﴿ گروگرنتھ صاحب موہی محلّہ صفحہ/۱۵۷ ﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

ہیبت تت دن کی جس دن عدل کرے
باب اساڈے رکن دین کہیاں حکم کرے

ترجمہ:۔ مجھے اس دن کا خوف اور ڈر ہے جس دن اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کا حساب لے گا اور ان کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ کرے گا۔ اے رکن الدین ہم اس دن سے اس لئے ڈر رہے ہیں کہ اللہ ہمارے ساتھ کیا فیصلہ کرے گا۔

﴿ جنم ساکھی ولایت والی صفحہ/۲۵۰ ﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

کلجگ شیخ نیاؤں ہے جو دگاڑے پاوے سوئے
ہور کسے نہ ماریئے بھاویں کوئی ہوئے
جیہڑا الگ گناہ کرے تس انگے ملے سزائے
وچ کتاباں لکھیاں آکھیا پاک خدائے

ترجمہ:۔ ہرانسان اپناہی کیا پائے گا کسی دوسرے کو الزام دینے کی ضرورت نہیں ہے یعنی انسان کے مرنے کے بعد اس کے رشتے دار اور اس کے بھائی اور اس کی بہن اور اس کے بچے مدد نہیں کریں گے، کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، بس صرف اپنے ہی کئے ہوئے اعمال ہی کام آئیں گے۔ اس لئے انسان کو خود اچھے اچھے اعمال کرکے دنیا سے آخرت کی طرف جانا چاہیئے۔ ﴿ گروگرنتھ صاحب آسا محلّہ صفحہ/۴۲۳ ﴾

پل صراط کا قائم ہونا

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

سنو کنیس پل صراط والوں کی کہائے
کھنڈے نالوں ترکھڑی اگ لوہے جیون تپتائے
تلے ندی خون رت دی اوتھے لیت ترائے
سب اٹھوئیں وچ پھریں جو کٹ کٹ پاپیاں کھائے
کٹ تارے پر صلات ایہہ کرکے کہے کھائے

ترجمہ:۔ پل صراط بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا اور جس طرح لوہا آگ میں گرم ہوجاتا ہے اسی طرح وہ تپ رہا ہوگا، اس کے نیچے خون اور پیپ کی ندی ہوگی اور اس ندی میں سانپ اور بچھو ہوں گے جو برے لوگ اس میں کٹ کر گر جائیں گے وہ سانپ اور بچھو ان کو کاٹ کاٹ کر کھائیں گے اور دوزخ میں گرنے والے خوب شور مچائیں گے اور چلائیں گے مگر ان کی ایک بات بھی سنی نہیں جائے گی وہ لوگ اپنی برائیوں کی سزا پاتے رہیں گے۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۱۴۸﴾

جنت اور دوزخ کا عقیدہ

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

کپڑا وپ سوہا ونا چنڈ دنیا اندر جاونا
مندا چنگا اپنا آپے ہی کیتا پاونا
حکم کئے من جانودے راہ بھیڑ سے اگے جاونا
ننگا دوزخ چالیاتا دسے کھرا ڈراونا

ترجمہ:۔ یعنی انسان اپنا خوبصورت اور قیمتی کپڑے اس دنیا میں چھوڑ کر چلا جاتا

ہے اورصرف نیک اور برے عمل اس کے ساتھ جاتے ہیں اور دنیا سے آخرت کی طرف جانے والے مسافر وہاں جاکر اپنے نیک اور برے اعمال کا بدلہ پاتے ہیں۔ جولوگ اس دنیا میں تکبر اورغرور میں آکر اپنی مرضی کے مطابق چلتے ہیں وہ لوگ آنے والی آخرت کی دنیا میں تنگی اور مصیبت کی زندگی گذارتے ہیں جب وہ لوگ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے تو ان کے سامنے بھیانک منظر آئے گا تو وہ لوگ افسوس کریں گے مگر اس گھڑی ان کا افسوس کرنا کوئی کام نہ دے گا۔ ﴿گروگرنتھ صاحب دارآ سا شلوک محلّہ صفحہ ۴۷﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

اوتھے سچوہی سچ نبڑے چن دکھ کڈھے جمالیاں

تھاون نہ پائن کوڑیالہ منہ کالے دوزخ پالیا

ترجمہ:۔خدا کے دربار میں سچائی کے فیصلے کئے جائیں گے وہ کسی پر کوئی زیادتی اور ظلم نہیں کریں گے، جولوگ برے برے کام کرکے اس دنیا سے مرکر آخرت کی طرف جائیں گے ان لوگوں کو چن چن کر الگ کردیا جائے گا اور ان کے منہ کو کالا کر کے دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا۔ ﴿گروگرنتھ صاحب دارآ سا شلوک محلّہ صفحہ ۴۹۳﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

اٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سنڈرے سول

دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول

ترجمہ:۔جن لوگوں کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت نہیں ہے وہ لوگ اس دنیا میں آٹھوں پہر بھٹکتے پھریں گے اور مرنے کے بعد ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ ﴿گروگرنتھ صاحب گوڑی شلوک محلّہ صفحہ ۲۸۰﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

سنو امام کریم دین نانک کہے فقیر
حق بگانڑا جو کھسن مرسن ہوئے ظہیر
نندک چور جوار جے متر دھر وہی ہوئے
بندر رچھ قلندری بیل گدھاتے ہوئے
جیوندے دکھ سہاردے مرد دوزخ میں جائے
لینا دنیا روح نے روح نہ مرے کدائے

ترجمہ:۔اے امام کریم الدین غور سے سنو نانک فقیر کہتا ہے کہ جو لوگ دوسروں کا حق کھاتے ہیں ان کی موت بڑی تکلیف سے ہوتی ہے جھوٹے اور چور اور جوا کھیلنے والے اور اپنے دوستوں کو دھوکا دینے والے بندر اور ریچھ اور بیل وگدھے کی شکل میں بنا کر دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اور وہاں پر بہت دکھ اور تکلیف اٹھائیں گے۔

﴿تواریخ گروخالصہ صفحہ/۲۷۶﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

جومکھ کھوٹے ہوون گے، سے پھر ترک جونی پائیں گے

ترجمہ:۔ جو لوگ جیسا کریں گے نرک میں اس کی سزا پائیں گے۔

﴿گروگرنتھ صاحب دار شلوک صفحہ/۴۱﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

گلیں بہشت نہ جایئے، چھوٹے عمل کمایئے

ترجمہ:۔ کوئی انسان صرف باتیں بنانے سے جنت میں نہیں جائیگا اسکے اندر تو وہی لوگ جائیں گے جو لوگ اپنی زندگی نیکیوں میں گذارتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں۔

﴿گروگرنتھ صاحب دار رام کلی شلوک محلّہ صفحہ/۹۵۱﴾

گرونانک جی فرمارہے ہیں۔

راہ دسائے اوتھے کوجائے
کرنی باجھوں بہشت نہ جائے

ترجمہ:۔ اگلی دنیا میں بغیر اچھے اچھے عمل کئے ہوئے کوئی بھی جنت میں نہیں جاسکتا۔ خدا نے جنت کو صرف اچھے کام کرنے والوں کے لئے بنایا ہے، گنہگار اور برے لوگوں کو وہاں پر داخل نہیں کیا جائے گا۔

﴿گروگرنتھ صاحب داررام کلی شلوک محلّہ صفحہ/۹۵۱﴾

صحابہؓ کے بارے میں عقیدہ

اب گرونانک صاحب صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں اپنی عقیدت بیان فرمارہے ہیں۔

من پیغمبر مصطفیٰ اتس دے چاروں یار
عمر خطاب ابوبکر عثمان علی دیچار
چاروں یامسلمین چار مصلے
پانچواں نبی رسول ہے جن ثابت کیتان

ترجمہ:۔ عمر فاروق اور ابوبکر اور عثمان غنی وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار خاص خاص ساتھی ہیں اور چار مصلے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں ہیں، ان کے ذریعہ دین اسلام مکمل ہوا اور پوری دنیا میں پھیل گیا، اسلام کا دروازہ ہر شخص کے لئے ہر وقت کھلا ہوا ہے، مطلب یہ ہے کہ جس کا جب جی چاہے اس کا دامن پکڑ کر جنت میں چلا جائے۔

﴿جنم ساکھی بھائی منی سنگھ قلمی ورق صفحہ/۱۱۴،جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۱۴۶﴾

گرونانک جی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

مرتضٰی علی شیر خدائی ، خالق تاں کودی عطائی

ترجمہ:۔حضرت علی مرتضٰی خدا کے شیر ہیں، اللہ تعالٰی نے آپ کو یہ مرتبہ اور مقام عنایت فرمایا ہے۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۲۱۰﴾

دل میں طالب تیرتھ کیا دل میں محمد جانا
دل میں حسن حسین فاطمہ دل میں ہے مولانا
دل میں ہر محبت کعبہ دل میں گورستانی
حق وحلال دوئے دل بھیتر کھاہ پچھان پچھائی

ترجمہ:۔میرے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بسے ہوئے ہیں، سب سے بڑی تیرتھ گاہ میری یہی ہے، بس اب مجھے اِدھر اُدھر تیرتھ کرنے کے لئے جانے اور بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔اسی طرح میرے دل میں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی اور حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا بھی اور کعبہ شریف بھی بس گئے ہیں، اور ان کی محبت اور عقیدت میرے قلب وجگر میں سما گئی ہے، اس لئے میں حلال اور حرام اور جائز وناجائز کو پہچانتا ہوں۔ ﴿جنم ساکھی بھائی بالا صاحب صفحہ/۵۳۶﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لمحہ فکریہ

سکھ صاحبان اور بھائیوں سے گذارش ہے کہ وہ اس کتابچہ کو بغور پڑھیں اور اصل کتابوں سے ملا کر دیکھیں کہ ہمارے مذہبی پیشوا اور بزرگ کا مذہب کیا تھا اور وہ کیا چاہتے تھے اور ہم ان کے مذہب اور طریقہ کو اختیار کئے بغیر نہ نجات پاسکتے ہیں نہ آخرت کے عذاب سے بچ سکتے ہیں نہ ہمارے مذہبی پیشوا جناب گرونانک جی کی روح ہم سے خوش ہوسکتی ہے۔

اور حق پرست اور حق کے طلبگار لوگوں کا ہمیشہ یہ طریقہ رہا ہے کہ حق واضح ہونے پر وہ حق کو قبول کرتے ہیں اور کسی کی پرواہ نہیں کرتے یہاں تک کہ دنیا کے تخت وتاج کو ٹھکرا کر حق کو قبول کرتے ہیں اور اس کے لئے دنیا کی ہر تکلیف کو گوارہ کرتے ہیں اور آخرت کے جہنم کے دائمی عذاب سے چھٹکارہ حاصل کر کے جنت کی ابدی اور دائمی نعمتوں کو حاصل کرتے ہیں۔

عقل وبصیرت رکھنے والے اور حق وصداقت کے طلبگار کا ہمیشہ یہی شعار رہا ہے بندہ کا مقصد صرف سچی خیر خواہی اور حق کی رہنمائی ہے باقی ہدایت اللہ تعالیٰ کے قبضہ وقدرت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی عادت یہی ہے کہ وہ حق وصداقت کے سچے طلبگاروں کو حق سے محروم نہیں کرتا۔''**واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم**'' ہم کو چاہیئے کہ کم از کم تھوڑا وقت نکال کر نہا دھو کر اپنے خالق ومالک حق تعالیٰ شانہ سے ہدایت کی دعا مانگا کریں۔''**وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلتُ الیہ انیب**''

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا
انک انت التواب الرحیم بحرمۃ حبیبک

سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علی خیر

خلقه سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد

وآله وصحبه وبارک وسلم

محمد فاروق غفرلہ

نزیل مدرسہ تعلیم الدین اسپنگو بیچ جنوبی افریقہ

۱۶ جمادی الاولی ۱۴۳۱ھ بروز شنبہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انتخاب فریدنامہ

شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ جوخواجہ قطب الدین بختیار کا کیؒ کے خلیفہ ہیں اورخواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور جانشین ہیں خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ۹۳ برس کی عمر میں ۱۲۶۶ء میں وفات پاگئے شیخ فریدالدین کے سلسلہ کے بارہویں جانشین شیخ ابراہیم عرف شیخ برہم سکھوں کے پہلے گروشیخ گرونانک دیوجی کے ہم عصر تھے اور گرونانک جی ان کے عقیدتمند تھے اوران سے بہت فیض حاصل کیا اور شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ہی سے ان کو خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا منظوم کلام فریدنامہ حاصل ہوا جس کو گرونانک جی نے اپنے گروگرنتھ میں شامل کیا جس کو الگ سے بھی سکھ حضرات فریدنامہ، کے نام سے شائع کرتے رہے ہیں۔

سکھوں کی مشہور شخصیت زاہدابرول صاحب نے بھی فریدنامہ، کو بہت عقیدت کے ساتھ بہت عمدہ اور بہت خوبصورت طریقہ پر شائع کیا ہے اور اردو، ہندی، انگریزی، میں اس کا ترجمہ بھی شامل کیا ہے جناب پروفیسر ستندر سنگھ۔ دلی یونیورسٹی نے اس پر مقدمہ لکھا اور خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ جو دہلی میں مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے جناب بلراج کوہل ۱۳۹۔ E کالکاجی، نئی دہلی۔ اسی سے منتخب کر کے چند اشعار پیش کئے جاتے ہیں۔ سکھ حضرات ان اشعار سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان اشعار سے کس طرح اسلام کی روشنی نظر آتی ہے اور سکھوں کے سب سے بڑے گروگرونانک جی صاحب اس سے کس طرح فیضیاب ہوئے ہیں خدائے پاک موجودہ سکھ صاحبان کو بھی اسلام کو سمجھنے اور اس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

فریدہ ! کچھ نہ کہو انہیں، کریں جو تم پر وار
چومو ان کے پاؤں کو، پہنچو اپنے دوار

عقل مند ہے تو اگر لکھ مت کالے لیکھ
سر نیچا رکھ کر سدا، اپنے اندر دیکھ

کھولو آنکھ فرید جی، داڑھی ہوئی کپاس
جنم بہت پیچھے رہا، انت بہت ہی پاس

جب کھٹنا تھا مست تھا، تجھے نہ تھا کچھ یاد
فریدہ! پکی ہوگئی، موت کی اب بنیاد

دیکھ دیکھ آنکھیں گئیں، سن سن بہرے کان
شاخ جسم بھی پک گئی، ڈھونڈے ملے نہ جان

جن اکھئن جگ موہ لیا، کاجل بھی تھا بھار
دیکھی ان پہ لگی ہوئی، ایک پرند کی ڈار

پیری میں وہ کیا جپے بن جپ جوبن کھوئے
سائیں کے سنگ پریت کر، رنگ نویلا ہوئے

روز نصیحت دیجئے، پھرے نہ پھر بھی دھیان
اونچے بول بھی بے اثر، من میں ہو جب شیطان

خاک کی نندا مت کرو، اس سا اور نہ کوئے
جیتے جی پیروں تلے، مریں تو اوپر ہوئے

فریدہ! بن رستے کی گھاس
اگر ہے پیا ملن کی آس
روندیں سب بچ پائیں کچھ ایک
جو پہنچیں سائیں کے در نیک

جنگل جنگل کیا پھرے، کانٹوں پر کیا سوئے
باہر کیا ڈھونڈے اسے، من اندر جو ہوئے

❁

لوبھ جہاں وہاں نیہہ نہیں، جھوٹی مہمل بات
ٹوٹا چھپر کب تلک، سہہ پائے برسات

❁

جنگل پربت پھر کے بھی، تھک کر ہوا نہ چور
آج یہ کوزہ لگ رہا ہے، جیسے کوسوں دور

❁

کیکر بوکر دل میں ہے، انگوروں کی تاک
کاتیں اون اور خواب میں، ریشم کی پوشاک

❁

کچھ جو چھپاؤں میت سے، آئے جو میرے دوار
آگ میں لکڑی کی طرح، جلوں ہزاروں بار

❁

شکر، کھانڈ اور شہد گڑ، دودھ بھینس کا ہوئے
یہ سب میٹھے ہیں مگر، رب سے نہ میٹھا کوئے

❁

پگڑی ہی کا دھیان ہے، میلی نہ ہونے پائے
غافل روح کو کیا خبر، سر کو بھی مٹی کھائے

❁

روکھی سوکھی کھائے کے ٹھنڈا پانی پی
چپڑی دیکھ پرائی مت ترسا اپنا جی

❁

روٹی میری کاٹھ کی، بھاجی میری بھوک
چپڑی جو کھائیں دکھ سہیں، مجھ سے نہ ہو یہ چوک

❁

آج نہ سوئی کنت سنگ، انگ انگ ٹوٹا جائے
پوچھ دہاگن سے ذرا، کیسے عمر بتائے

❁

برہ برہ سب کہہ رہے، برہ تو ہے سلطان
جس میں برہ پیدہ نہ ہو، وہ تن ہے شمشان

❁

چنتا کھاٹ ہے، بان دکھ، برہ ہی جیون ریکھ
یہی ہے اپنی زندگی، سچے صاحب دیکھ

❁

چار گنوائے بھٹکتے، سو کے گنوائے چار
رب مانگے لیکھا کہ تو، آیا تھا کس کار

❁

وش کے پودے ہر طرف، لیپ کھانڈ کا اوڑھ
مرے بیچتے اور کچھ، بچی گئے چھوڑ

❁

غیر کے در پہ بیٹھنا، سائیں! مجھے نہ دے
جو ایسے رکھنا ہے تو، جان مری لے لے

❁

بوڑھے ہوئے فرید جی، کانپے دیہہ کا جال
انت تو ہوگا خاک میں، چاہے ملیں سو سال

❁

سر پہ گھڑا کاندھے کٹھار، جنگل میں سردار
میں تو ڈھونڈوں سائیں کو، ڈھونڈے آگ لوہار

❁

چوبارے، کوٹھے، محل، سب کچھ چھوڑ گئے
جھوٹے سب سودے ہوئے، قبر میں جب اترے

❁

چھتر، دمامے، توتیاں، بھاٹ تھے جن کی جان
فریدہ! وہ بھی یتیم بن، جاسوئے شمشان

دونوں دیئوں کے سامنے، ملک الموت کھڑا
گڑھ جیتا، گھٹ لوٹ کر، چل دیا دیئے بجھا

گدڑی میں سوٹا نکے لگے، جان پہ ایک نہ میخ
اپنے اپنے وقت پر، چلے گئے سب شیخ

بھیس فقیری، منہ میں گڑ، دل میں مگر ہے گھات
باہر سب اجلا لگے، اندر کالی رات

دیکھ کیا کماد پر، تلوں پہ بیتے کیا
کاغذ کوزے، کوئلہ، ہووے حال برا
کام برا جو بھی کرے، ایسی ملے سزا

سر کپاس، داڑھی کپاس، موچھ بھی ہوئی کپاس
رے من غافل باورے، چھوڑے نہ کیوں رنگ راس

جوبن رت میں کنت کا، کبھی کیا نہیں دھیان
اب چیخے ہے قبر میں، کیوں نہ ملی تجھے آن

چوبارے، کوٹھے، محل، ان سے نہ رکھو پریت
ڈھیروں خاک پڑے گی جب، کوئی نہ ہوگا میت

چھت کی دوڑ کہاں تلک، اٹھ اب نیند سے جاگ
ملے ہیں جو گنتی کے دن، وہ بھی ہیں بھاگا بھاگ

جن کاموں میں گن نہیں، بھولیئے ایسے کار
شرمندہ مت ہوئیے، سائیں کے دربار

دھن دولت سے موہ نہ رکھ، موت بڑی بلوان
آخر جانا ہے جہاں، رہے وہیں کا دھیان

کالے ہیں کپڑے میرے، کالا میرا ویش
بھرا گناہوں سے مگر، لوگ کہیں درویش

صاحب کی کر چاکری، دل سے بھرم مٹا
درویشوں کو چاہیئے، دھیرج پیڑوں سا

کودوں کے کھیتوں سے بھی، ہنس اڑانے جائیں
پاگل ہیں نہیں جانتے، ہنس نہ کودوں کھائیں

کلر کی اک پوکھری، ہنس جو اترے آن
چونچ بھگو کر چل دیئے، اڑنے پر تھا دھیان

کیڑوں بھری زمین میں، اینٹ سرہانے ہوئے
یگوں یگوں تک جسم تب، ایک ہی کروٹ سوئے

چلے گئے پنچھی وہ سب، جن سے بسا تھا تال
سوکھے گا یہ تال بھی، ہوں گے کنول بے حال

پھوٹ گیا رنگیں گھڑا، ٹوٹی سانس کی ڈور
عزرائیل اب چل پڑا، اگلے گھر کی اور

اٹھو فرید وضو کرو، صبح کی پڑھو نماز
کرے نہ سجدہ، کاٹ دو، اپنا سر ناساز

❁

پانچوں وقت نماز کو، مسجد میں جو نہ آئے
کرے نہ جو بھی بندگی، سگ کا درجہ پائے

❁

کہاں ترے ماں باپ ہیں، جنہوں نے جنم دیا
چھوڑ کے تجھ کو چل دیئے، پھر بھی نہ تو سمجھا

❁

سجدے میں نہ جو سر جھکے، دو اسے یہی سزا
ہانڈی تلے جلائے کے، کام لو ایندھن کا

❁

فریدہ! من ہموار کر، وہم وگماں کو تیاگ
آگے کبھی نہ آئے گی، دوزخ کی کوئی آگ

❁

برے کا بھی کیجیئے بھلا، من میں نہ غصہ آئے
دیہہ روگوں سے بچی رہے، پاس سے کچھ بھی نہ جائے

❁

دانت، آنکھیں ٹانگیں گئیں، کان ہوئے بہرے
جسم ڈھلا کیا سب عزیز، اس کو چھوڑ گئے

دنیا سہانا باغ ہے، ہم پنچھی مہمان
بجی ہے نوبت صبح کی، باندھو اب سامان

ندی! نہ اپنا تٹ گرا، دینا پڑے حساب
مانا رب کی رضا میں ہیں تیرے پیچ وتاب

میں سمجھوں دکھ بس مجھے، سکل جگت دکھ راگ
دیکھوں اونچا ہوکے تو گھر گھر یہی ہے آگ

تن کی مانگیں بڑھ رہیں، اور دکھ بڑھتا جائے
کانوں میں بھرلی روئی، کچھ بھی نہ اندر آئے

باتوں کے دھنی بیسیوں، اصل ملے نہیں ایک
سلگوں اپلے کی طرح، ملے نہ ساجن نیک

تن سوکھا، پنجر ہوا، تلوے نو چیں کاگ
اب بھی نہ رب پہنچے تو پھر، بندے کا ہے بھاگ

❁

رب کی کھجوریں ہیں پکی، شہد کی ندی بہے
عمر سے منفی ہو کے ہی، دن رس میں گذرے

❁

کاگا! نوچ نہ یہ بدن، بس میں ہے تو اڑ جا
جس میں مرا سائیں بسے، اس کا ماس نہ کھا

❁

کاگا! پنجر نوچ کر، کھا لو سارا ماس
مت چھیو یہ دونین، پیہ دیکھن کی آس

❁

کتنے ہی میرے دیکھتے، چھوڑ گئے ہیں پران
سب کو جب اپنی پڑی، رکھوں اپنا دھیان

❁

قبر صدا یہ دے رہی، بے گھر! گھر کو آ
میں ہی ہوں منزل تری، مجھ سے مت گھبرا

❁

سنورے تو مجھ میں ملے، سکھ کا سویرا ہوئے
جو تو میرا ہو رہے، سب جگ تیرا ہوئے

❁

محل بھی سونے ہورہے، بسا زمیں کا تل
روحیں قابض ہورہیں، قبروں پہ ہر پل
کرو بندگی شیخ جی، رخصت آج کہ کل

❁

لگے کنارہ موت کا، جوں دریا کا چھور
آگے تپتے نرک میں، ہاہا کار کا شور
کچھ سمجھیں سب، اور کچھ، پھرتے بے پرواہ
کرم جو دنیا میں کیئے، بنتے وہی گواہ

❁

ندی کنارے بیٹھ کر، بگلا کھیل کرے
کھیل رہے اس ہنس پر، یک دم باز پڑے
باز پڑے اس رب کے جو، سب کچھ چھوٹ گیا
جو نہ تھا من چت دھیان میں، رب نے وہ کام کیا

❁

❁

دشت میں بسے پرند جو، ان پر میں قربان
تھل میں رہیں کنکر چگیں، رب کا نہ چھوڑیں دھیان

پانی ان سے ہی چلیں، بھاری دیہہ کے شواس
بندہ جگ میں آئے ہے، لے کے سہانی آس
آئے ملک الموت جب، توڑ کے سارے دوار
بھائی بندھو باندھ کر، کریں اسے تیار
چلا ہے بندہ چار کے کاندھوں پر سوار
کرم جو اس جگ میں کیئے، کام آئیں اس پار

زندہ موئے سمان تو، جگا نہ آخر شب
تو بھولا رب کو مگر، بھولا تجھے نہ رب

صبح کا جاگنا پھول ہے، پھل ہے آخر شب
جو جاگیں حاصل کریں، بخشش دیوے رب

صبر کی من میں کمان ہو، صبر کی ہی ہو ڈور
صبر کا ہی جب تیر ہو، خالق تیری اور

درویشی مشکل بڑی، سطحی تیری پریت
ہیں کتنے جن سے چلی، درویشی کی ریت

صبر کو ہی رکھ مدعا، پکا اور مقبول
صبر بڑھے دریا ہے تو، گھٹے تو بنے کول

پنچھی تنہا تال میں، اور صیاد پچاس
تن لہروں میں پھنس گیا، سائیں! تیری آس

جسم تپے تندور سا، ہاڑ بنے ایندھن
پاؤں تھکیں، چلوں سر کے بل، جو ہو پیا ملن

سب میں وہی مالک بسا، پھیکے بول نہ بول
دل نہ کسی کا توڑ تو، سب موتی انمول

دل شکنی جائز نہیں، دل مانک سب کا
پیا ملن کا جو چاؤ ہے، کوئی دل نہ دکھا

شبد﴿۱﴾

دل سے محبت جو کریں، وہی عاشق سچے
ظاہر وباطن مختلف، کہلاویں کچے
رنگے خدا کے عشق میں، ملے انہیں دیدار
بھولے اس کا نام جو، بنے زمیں پر بھار

❁

کھینچے رب جنہیں اپنی اور، وہی ہیں دردرویش
دھنیہ ہیں مائیں دھنیہ ہے، ان کا جگ پرویش

❁

تو تو ہے پروردگار، اگم اپار، اننت
چوموں ان کے پاؤں جو، یہ سچ جانیں سنت

❁

تیری پناہ میں ہوں خدا، بخشیو میری ذات
شیخ فرید کو بندگی، کی دیجو خیرات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شبد ﴿۲﴾

بولے شیخ فرید جی، رب سے جوڑ دھیان
یہ تن قبر میں جاکے تو، ہوگا خاک سمان
وصل کی شیخ فرید جی، آئی آج کی شام
من کو لبھاتے نفس کی، بس میں رہے لگام

❁

مرجانے کے بعد جب، کوئی نہ واپس آئے
جھوٹی دنیا سنگ جڑ، کیوں پھر دھوکا کھائے

❁

کبھی نہ بولو جھوٹ تم، سچ کی نہ چھوڑو ٹیک
گورو بتائے راہ جو، راہ وہی ہے نیک

❁

پار کریں بلوان جب، نربل پاویں بل
دھن دولت کے لالچی، دکھ پاویں ہر پل

❁

جگ میں ہمیشہ کے لئے، رکا نہ کوئی رکے
جس آسن بیٹھے ہیں ہم، کتنے بیٹھ چکے

❁

ساون بجلی، چیت آ گ، کتک ملیں کلنگ
سردی میں اچھا لگے، پیہہ ہو جب انگ سنگ

❁

جانے والے چل پڑے، رے من! سوچ سنبھل
بننے میں چھ ماہ لگیں، ٹوٹے ایک ہی پل

❁

فلک کو زمیں سے پوچھیئے، کتنے گئے سردار
تن قبروں میں سڑ رہے، جان پہ گلے ہزار

❁❁❁❁❁
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شبد ﴿۳﴾

ہاتھ ملوں دکھ دریا ڈوبوں
ہوئی باوری سائیں ڈھونڈوں
سائیں! تیرے من میں روش
میں دوشی، نہیں تیرا دوش
تو مالک تری قدر نہ جانی
جوبن کھویا تب پہچانی

❁

کیسے ہوئی تو کوئل کالی
پیئہ بن ہوئی میں جل جل کالی
پیا بنا کیسے سکھ پائے
کرپا کرے پربھو آپ ملائے

❁

کنواں بھینکر اور میں اکیلی
کوئی نہ ساتھی، کوئی نہ بیلی
پربھو کرپا ست سنگت لے لی
ملا مجھے مرا اللہ بیلی

راہ دکھ بھری اور تاریک
تیغ کی دھار سے بھی باریک
اس پر چلنا بہت محال
شیخ فرید! پنتھ سنبھال

ترجمہ سورہ فاتحہ

شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے

﴿۱﴾ تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ﴿۲﴾ جو سب پر مہربان، بہت مہربان ہے ﴿۳﴾ جو روزِ جزا کا مالک ہے ﴿۴﴾ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ﴿۵﴾ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما ﴿۶﴾ ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا ہے ﴿۷﴾ نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا ہے، اور نہ ان کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔